Digitized By Khilafat Library Rabwah

## اس شمارے میں



جولائی 1990ء

ایڈیٹر

مبشر احمد ایاز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عید الضحی کے پر مسرت موقعہ
پر ادارہ خالد و تشحیذ اپنے
قارئین کو ہدیہ تبریک پیش
کرتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمان الرحیم

جولائی ۱۹۹۰ء
ایڈیٹر
مبشر احمد ایاز

## فہرست مضامین



جلد۔ ۳۷۔ قیمت۔ سالانہ۔ تیس۔ روپے، فی پرچہ۔ تین۔ روپے۔ شمارہ۔ ۹

پبلشر، مبارک احمد خالد۔ پرنٹر، قاضی منیر احمد۔ مطبع، ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔
مقام اشاعت۔ دفتر ماھنامہ خالد دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# اداریہ

انسان کو کبھی بھی بیکار نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ وہ لوگ جنھوں نے دینا کو فتح کرنا ہو اور ساری دنیا پر احمدیت کا جھنڈا لہرانا ہو ان کے تو تصور میں بھی فارغ یا بیکار بیٹھنے کا خیال نہیں آنا چاہیئے۔ کام---کام اور بس کام۔ اب سکولوں اور کالجوں میں اکثر جگہ چھٹیاں ہوئی ہیں تو کیا آپ فارغ ہو کر بیٹھ تو نہیں گئے؟ آپ نے یہ تو نہیں سمجھ لیا کہ اب ہر کام سے چھٹی ہوگئی؟ بھئی آپ کو تو صرف ایک مقررہ وقت پر اسکول یا کالج میں جانے سے چھٹی ہوئی ہے---- باقی کسی کام سے نہیں ہوئی۔ ہمارے امام اور راہنما حضرت مسیح موعود---- کا اسوہ اپنے سامنے رکھیں جو [illegible] کہا کرتے تھے۔ کہ ہمیں تو پیشاپ کرنے اور قضائے حاجت کے لئے جانے پر بھی غم ہوتا ہے کہ کاش یہ وقت بھی دین کی خدمت میں صرف ہو جاتا۔

ہمیں اپنے اندر تڑپ پیدا کرنی چاہیئے اور اس کے مطابق اپنی چھٹیاں گزارنی چائییں۔ دین کی خدمت میں کرنے میں اپنے قائد صاحب اور زعیم صاحب سے تعاون کریں ان کا مجلس کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں۔ آپ تفریحی پروگرام بھی بنائیں اور فارغ وقت میں کوئی نہ کوئی ہنر بھی سیکھیں۔ اگلی کلاس کی تیاری کریں اور اسطرح اپنی چھٹیاں گزاریں۔ اس طرح آپ اپنی چھٹیوں کا بہترین استعمال کر رہے ہونگے۔

مئی کے شمارے میں ہم نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ ہمیں اپنی آراء سے گاہ کریں کہ آپ اپنے رسالے میں کیا کچھ چاہتے ہیں۔ بہت سے دوست ہمیں خط لکھ رہے ہیں ابھی تک خط آ رہے ہیں ہم ان سب کے شکر گذار ہیں اور بہت سے احباب کے منتظر ہیں انشاءاللہ آپکی تجاویز پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔

جون کے شمارے سے ایک انعامی مقابلہ شروع کیا ہے۔ امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔شکریہ

آپکا مدیر خالد

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# کلام الامام ... امام الکلام

## بد ظنی و بد گمانی

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے
تو پھر کیوں ظن بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظن بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت
وہی کرتا ہے ظن بد بلا ریب
کہ جو رکھتا ہے پردہ میں عیب
بد گمانی سے رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کووں کی قطار
زہر کے پینے سے کیا انجام جز موت و فنا
بد گمانی زہر ہے اس سے بچو اے دیں شعار
جو لوگ بد گمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے اختیار ان کی زبان وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے
تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بد نما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش رب غفور ہو
بس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے

(ترتیب۔ مبشر احمد محمود)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# وسعتِ حوصلہ

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے آئینہ میں

(مقالہ نگار: مکرم یوسف سہیل صاحب شوق)

(یہ مقالہ سیرۃ النبیؐ کے ایک سیمینار میں پڑھا گیا)

پاکوں کے سردار، نبیوں کے خاتم، دُنیا کے حسین ترین انسانوں سے زیادہ حُسن و دلکشی کے حامل حضرت محمد مصطفٰے، احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی زندگی پر کچھ لکھنا ہو تو زبان و دل کو کئی بار درُود سے وضو کرانا ہوتا ہے جب ہی محبّت کی اِس وادی میں قدم رکھنے کا حق ادا ہو سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پاکیزہ زندگی میں وسعتِ حوصلہ کا عنوان یُوں معلوم ہوتا ہے کہ ساری زندگی پر چھایا ہوُا ہے۔ کسی پہلو سے دیکھ لیں۔ کسی انداز سے غور کر لیں حوصلہ کی وسعت اپنی وسعت کی آخری حدوں کو چھُوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے بلکہ یُوں کہنا چاہیئے کہ یہ ساری وسعت صحیح معنوں میں اس لفظ کے مطالب آشکار کرتی ہے ورنہ وسعتِ حوصلہ میں کتنی وسعت ہو سکتی ہے یہ کوئی نہ جان سکتا۔

وسعتِ حوصلہ کے نقطۂ نظر سے یہ حسین و جمیل زندگی جس پہلو سے دیکھیں جگمگ جگمگ کر رہی ہے۔ ہر انداز دِلربا ہے، ہر سمت جاذبِ نظر ہے اور ہر رنگ و آہنگ سے مہک اور لطافت کی ایک دُنیا پھُوٹتی محسوس ہو رہی ہے۔

نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پاکیزہ محفل ہے۔ مدینہ کا ماحول ہے۔ مکّہ کی سختیاں ختم ہو چکی ہیں۔ اب حضورِ پاکؐ مدینہ کے حاکمِ اعلیٰ ہیں جن کے ایک اشارے پر جاں نثار اپنا تن، مَن، دھن قدموں میں نچھاور کرنے کو تیار ہیں۔ اِس عالم میں ایک یہودی آتا ہے اور اپنے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے۔ حضورِ پاکؐ نے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے اُس یہودی سے قرض لیا تھا۔ وہ شخص آیا تو گفتگو کا انداز جارحانہ ہی نہیں بلکہ گستاخانہ بھی تھا۔ اس نے چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے گلے میں ڈال دی اور اتنی سختی کی کہ تکلیف کی وجہ سے آپؐ کی رگیں اُبھر آئیں۔ صحابہؓ حضورؐ کی حالت دیکھ کر بے چین ہو گئے لیکن جانتے تھے کہ حضورؐ کے حوصلے

Digitized By Khilafat Library Rabwah



کی وسعت سمندروں سے زیادہ گہری اور پہاڑوں سے زیادہ بلند ہے۔ اور یہ بھی جانتے تھے کہ حضورؐ جب تک خود حکم نہ کریں صحابہؓ کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں لہٰذا ضبط کرکے بیٹھے رہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خود پر قابو نہ پایا جاسکا آپ بے اختیار ہو گئے اور بڑی سختی سے اس یہودی کو ڈانٹا۔ اس پر حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

"عمر! تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہیں چاہیئے کہ اس شخص کو نرمی سے سمجھاتے کیونکہ ابھی اس کے قرضے کی ادائیگی میں تین دن باقی ہیں اور اسکے علاوہ تمہیں مجھے یہ کہنا چاہیئے تھا کہ قرض وقت پر ادا کر دو۔"

اس کے بعد فرمایا: تم میری طرف سے اس کا قرض بیباک کر دو اور بیس صاع کھجور مزید اپنی طرف سے اس سخت کلامی کے تاوان کے طور پر ادا کر دو۔

حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا۔

بعد میں اس یہودی نے اصل بات یوں بتائی۔ اس نے کہا کہ توریت میں آنے والے نبی کی جتنی بھی نشانیاں بیان ہوئی ہیں وہ سب میں نے دیکھ لی تھیں سوائے حلم کے۔ میں اب وہ صفت بھی دیکھنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے جان بوجھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ناواجب سختی کی۔ میں جتنی بد زبانی کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی اور حوصلہ بڑھتا جاتا تھا۔ اور کہا کہ آج میں نے توریت میں بیان کردہ حلم کی صفت بھی دیکھ لی آج میں مسلمان ہوتا ہوں۔ ؎

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک بار حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا:

یا رسول اللہؐ! آپ پر جنگِ اُحد والے دن سے زیادہ سخت تکلیف والا دن بھی کوئی آیا ہے؟ حضرت عائشہؓ کے خیال میں آنحضورؐ پر آنے والی سب سے بڑی سختی اُحد کے دن کی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا: عائشہؓ! تیری قوم کی طرف سے مجھے بڑی بڑی سخت گھڑیاں دیکھنی پڑیں لیکن طائف کی سختی سب سے زیادہ تھی۔

حضرت نبیٔ پاکؐ کی زندگی میں یہ سخت ترین دن تھا اور حضور پاکؐ کے ہمالیہ پہاڑ سے بلند حوصلے کی آزمائش کا بھی یہ سب سے بڑا دن تھا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والوں پر اپنی تبلیغ کو بے اثر دیکھتے ہوئے ایک دن مکہ کے قریبی علاقے طائف کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ شہر مکہ کے جنوب مشرق میں چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے لیکن اس علاقہ کے سنگدل لوگوں نے آپ کی دعوتِ اسلام پر بڑے سخت ہتک آمیز ردِّ عمل کا اظہار کیا۔ اہلِ طائف نے شہر کے آوارہ اور بدمعاشوں کو اکٹھا کر دیا اور ان کے ہاتھوں میں پتھر پکڑا کر آپؐ کے پیچھے لگا دیا۔ یہ بدباطن جہاں آپؐ جاتے آپؐ پر آوازے کستے آپؐ کو بُرا بھلا کہتے اور آپؐ کو پتھر مارتے۔ تاریخِ اسلام کا یہ باب انتہائی دردناک ہے۔ دُنیا کے معصوم ترین انسان پر اس روز کتنا ظلم ڈھایا گیا۔ کس قلم میں تاب ہے کہ اس کو بیان کرے اور کس زبان کو اتنی جرأت ہے کہ اس روز کا قصہ بیان کرے۔ آپؐ کے زخموں سے خون بہہ بہہ کر جوتیوں میں جمع ہونے لگا۔ خون بہنے کی وجہ سے آپؐ کمزوری محسوس کرنے لگتے اور تھک کر بیٹھنے لگتے تو وہ ظالم اور سنگدل آپؐ کو کندھے سے پکڑ کر اٹھا دیتے اور آپؐ کو چلنے پر مجبور کرتے۔

کہتے ہیں کہ زبان کا زخم تلوار سے زیادہ سخت ہوتا

Digitized By Khilafat Library Rabwah



ہے لیکن یہ ظالم تو تلوار کی طرح وار کرنے والے پتھروں کے ساتھ ساتھ اپنی زبان کے خنجروں سے بھی حملہ آور تھے۔

آخر کار ان شدید مظالم کو حوصلے اور صبر سے سہتے ہوئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے باہر آ گئے شہر کے اوباش اور غنڈے اب پیچھے رہ گئے تھے۔ انکے پتھر تو رک گئے تھے لیکن ان کی آوازیں اب بھی سماعت کو چھیدے ڈالتی ہوں گی۔ حضور پاکؐ آرام کے لئے ایک باغ میں بیٹھ گئے۔ پیر سے جوتی اتارنے لگے تو خون بہہ جانے کی وجہ سے جوتی پاؤں سے چپک گئی تھی اور اترتی نہ تھی۔ اس عالم میں آپ کے حوصلے اور ظرف کی خدا تعالیٰ نے یہ عجیب چمکار دکھائی کہ پہاڑوں کے فرشتے کو آپؐ کے پاس بھیجا۔ اس نے کہا اے خدا کے رسولؐ! طائف کے لوگوں نے آپؐ کے ساتھ بڑا برا سلوک کیا ہے اگر آپؐ حکم دیں تو یہ سامنے والا پہاڑ اس بستی پر الٹا کر اس کے رہنے والوں کو پیس کر رکھ دوں۔

وسعتِ حوصلہ اور صبر و استقامت میں بلند ترین مقام پر فائز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں نہیں! ایسا نہ کرنا! میں ان کو صفحۂ ہستی سے مٹتے نہیں دیکھنا چاہتا۔ مجھے یقین ہے کہ ان میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانے والے ہوں گے۔[2]

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نبیٔ پاکؐ پر سے مظلومیت کا دور ختم کیا اور آپؐ کو ظاہری قوت اور شوکت اور حشمت عطا کی اس وقت اس عدیم المثال وسعتِ حوصلہ کا ایک بار اور مظاہرہ اس طرح ہوا کہ آپؐ کو زندگی کی تلخ ترین اذیت سے دوچار کرنے والے یہی طائف کے سردار محکوم اور باجگزار بن کر مدینہ میں حاضر ہوئے۔ بدلہ لینے کا اب ایک اچھا موقع تھا۔ ماضی کے جھگڑے چکانے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کا یہ سنہری موقع تھا لیکن حضرت نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار پھر اسی وسعت صبر و حوصلہ کا مظاہرہ کیا جو آپؐ پہلے فرما چکے تھے۔ آپؐ نے پوری کشادہ دلی اور وسیع النظرفی سے اپنے ان جانی دشمنوں کا یوں استقبال کیا جیسے ان سے آپؐ کو کبھی کوئی تکلیف پہنچی ہی نہ ہو۔ ان لوگوں کو حضورؐ نے مسجد نبویؐ میں ٹھہرایا ان کی خاطر مدارات کی اور ان سے معاہدۂ امن کیا۔ جواباً یہ لوگ مسلمان ہو کر واپس گئے۔ حضورؐ نے ان کے قیام کے دوران کبھی اشارہ بھی نہیں کیا کہ آج جو تم لوگ امان مانگنے آئے ہو تم نے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔[3]

وسعتِ حوصلہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے جب مشکل ترین حالات میں بھی حوصلہ نہ ہارنا کہتے ہیں۔ اس رنگ میں حضرت نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بے شمار حسین و دلکش واقعات سے بھری پڑی ہے۔

ایک دفعہ جنگ سے واپسی پر راستہ میں پڑاؤ کیا۔ اور آنحضرتؐ کسی درخت کے سایہ میں لیٹ گئے۔ آپؐ کی آنکھ لگ گئی۔ اس اثناء میں ایک شخص نے آپؐ کو سوتا دیکھ کر سوچا کہ یہ موقع اچھا ہے آج کام تمام کر دینا چاہیئے اس نے تلوار سونت لی اور حضورؐ کو جگا کر کہنے لگا۔ بتا! آج کون تجھے مجھ سے بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے اس ابتلاء میں بھی حوصلہ نہ چھوڑا۔ بجائے اس کے کہ حملہ آور کی منت سماجت کرتے آپؐ نے پورے حوصلے اور اطمینان سے فرمایا "میرا اللہ"۔ آپؐ کے اس جواب میں ایسی قوت اور شوکت تھی کہ وہ شخص آنِ واحد میں خوف سے لرز کر رہ گیا اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی۔ آپؐ فوراً

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اُٹھے تلوار اپنے ہاتھ میں لی اور فرمایا اب تُو بتا تجھے کون بچا سکتا ہے۔ وہ شخص چند لمحوں میں حوصلہ چھوڑ گیا اور عاجزی سے بولا "کوئی نہیں"۔ پھر آپؐ کے حوصلے کا رنگ دیکھیں کہ اس شخص کو کچھ بھی سزا نہ دی بلکہ اسے یکسر معاف کر دیا۔ یہ حیرت انگیز سلوک دیکھ کر اس مُشرک کے دل کی دُنیا ہی بدل گئی اُس نے فوراً کلمہ پڑھا اور حضورؐ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ [۴]

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ سے ہجرت کرنے کے چھ سال بعد یعنی سن چھ ہجری کو حج کرنے کے خیال سے مکّہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں حدیبیہ کے مقام پر اہلِ مکّہ سے صلح کا معاہدہ ہو گیا اور حضور واپس تشریف لے آئے۔ اس معاہدے کی تحریر کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی عالی ظرفی کے ساتھ مخالف کے مذہبی جذبات کا احترام کرنے کی ایک ایسی تاریخی مثال قائم کی کہ جو اپنوں کے دلوں کو چیر ڈالتی ہے۔

سن ۶ ہجری میں حدیبیہ کے مقام پر جب معاہدے کی تحریر لکھی جانے لگی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ مبارک کے ساتھ حضرت علیؓ نے جو معاہدہ کی تحریر لکھ رہے تھے حسبِ معمول "رسول اللہ" کا لفظ لکھ دیا۔ مُشرک نمائندہ نے اعتراض کیا کہ "محمد" کے ساتھ "رسول اللہ" کا لفظ کاٹ دیا جائے۔ آنحضورؐ نے مشرکینِ مکّہ کے مذہبی جذبات کا خیال کرتے ہوئے بے مثال حوصلہ اور صبر کا ثبوت دیا اور حضرت علیؓ سے فرمایا یہ حصّہ کاٹ دیا جائے۔

حضرت علیؓ کے ہاتھ کانپتے تھے کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے "رسول اللہ" کے منصب پر فائز کیا ہے اس کے نام سے "رسول اللہ" کا لفظ کس طرح کاٹوں۔ انہوں نے اپنے دل کو راضی کرنے کی خدا جانے کتنی کوششیں کی ہوں گی مگر ان کا ہاتھ یہ کام نہ کر سکا۔ آخرکار آپ ہار کر بولے:

"یا رسول اللہ! میں یہ کام نہیں کر سکتا"۔

حضورؐ نے فرمایا جس جگہ میرا نام لکھا ہے وہ جگہ مجھے بتاؤ۔ حضرت علیؓ نے وہ جگہ بتائی آپؐ نے اپنے ہاتھ سے "رسول اللہ" کا لفظ کاٹ دیا اور وسعتِ حوصلہ کی ایک تاریخی مثال قائم کر کے دکھا دی۔ [۵]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

---

۱ طبقات ابنِ سعد جز ۳ صفحہ ۳۳۶
۲ بخاری کتاب بدء الخلق
۳ سیرۃ النبیؐ از شبلی جلد اوّل صفحہ ۴۶۵
۴ بخاری کتاب المغازی
۵ سیرۃ ابن ہشام۔ صلح حدیبیہ

## نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی بعنوان پختہ عزم و ہمّت

اوّل: محمد مقصود احمد منیب صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ
دوم: امید ایاز محمود صاحب۔ اسلامیہ پارک لاہور
سوم: اعجاز احمد شاہد صاحب۔ دارالذکر فیصل آباد
اللہ تعالیٰ اِن سب کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# نعت النبی

وہ جو دشتِ عرب میں ہوا ماجرا عشق کی داستاں ہے سنا چاہیئے
نام کس کا زباں پر ہے آنے لگا پہلے صلِّ علی تو کہا چاہیئے

اک جواں مہ لقا رب پہ عاشق ہوا مکتبِ عشق غارِ حرا میں کھلا
ربِّ کونین نے درس دے کر کہا اب یہ سارے جہاں کو دیا چاہیئے

کوہِ فاران سے جب ہوا جلوہ گر تھا نزولِ خدا یا طلوعِ بشر
فیصلہ تھا کہ اب فرقِ انسانیت نورِ توحید سے جگمگا چاہیئے

بن کے محبوبِ حق غیرتِ حق ہوا قدرتِ حق ہوا مظہرِ حق ہوا
بدر نے دیکھا اعجازِ دستِ نبی جس کو دستِ خدا ہی کہا چاہیئے

رہ بناتے ہوئے رہبرِ دو جہاں فرش سے عرش تک لے گئے کارواں
نقشِ پائے نبی سے ملے گا نشاں منزلِ عشق کا گر سرا چاہیئے

ہو زباں پر مری نعتِ خیرالوریٰ سر میں سودائے عشق شہِ دوسرا
جس کی دھڑکن کہے مصطفےٰ مصطفےٰ اے خدا وہ دلِ مبتلا چاہیئے

ذکر پر ان کے دل اب مچلنے کو ہے دور ہوکر بھی پروانہ جلنے کو ہے
کیوں تمنا لبوں سے نکلنے کو ہے اپنی اپنی حدوں میں رہا چاہیئے

(محمد وقیع الزمان خان۔ 27 رمضان المبارک 1410ھ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# عُلومِ جدیدہ اور زبانیں

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب)

اس سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں اور مختلف ملکوں میں مختلف زبانیں بولنے کے پیشِ نظر جماعتِ احمدیہ میں علومِ جدیدہ کے حصول اور مختلف زبانیں سیکھنے کی اہمیت سے کس کو انکار ہوسکتا ہے؟ کیونکہ ایک طرف حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کے پیروکاروں کو علم اور معرفت میں کمال حاصل کرکے دوسروں کے مُنہ بند کرنے کی بشارت ملی ہوئی ہے اور دوسری طرف عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کی طرف سے دینِ حق کے خلاف کروڑوں کتابوں کی موجودگی میں دینِ حق کا دفاع کرنے کے لئے مختلف زبانوں میں کتب لکھنے اور مختلف قوموں کو ان کی اپنی اپنی قومی یا مادری زبان میں پیغامِ حق پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے علومِ جدیدہ اور مختلف زبانیں سیکھنے کی طرف مختلف پیرایہ میں توجہ دلائی ہے۔

حضور کے علمِ کلام میں نہ صرف بعض جدید علوم کی نشان دہی کی گئی ہے بلکہ حضور کے الہامات کا بھی پانچ چھ زبانوں پر مشتمل ہونا علومِ جدیدہ کے حصول اور مختلف زبانیں سیکھنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

۱۸۹۸ء میں حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ نے "البلاغ" یا "فریادِ درد" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور اس میں مخالفین کے جواب میں دُنیا کی مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کرنے کی ایک جامع سکیم مسلمانوں کے سامنے رکھی۔

دُور دراز کے علاقوں مثلاً امریکہ، یورپ اور جاپان وغیرہ میں دعوتِ اِلی اللہ کے لئے حضور نے ان زبانوں میں کتب کی اشاعت کو ہی بہتر سمجھا۔ مثلاً ایک موقع پر جاپان میں دعوتِ اِلی اللہ پہنچانے کے سلسلہ میں فرمایا:-

"جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے جس میں (دینِ حق) کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا (دینِ حق) کی پوری تصویر ہو۔ اس کتاب میں (دینِ حق) کی خوبیاں اور اس کے ثمرات اور نتائج دکھائے جاویں اخلاقی حصّہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جاوے۔۔۔

۔۔۔۔ اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے" [1]

علومِ جدیدہ کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

Digitized By Khilafat Library Rabwah



"مَیں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علومِ جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اُن کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علومِ جدیدہ کی تحقیقات (دینِ حق) سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس (دینِ حق) سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اِس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علومِ جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ اُن کی رُوح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے آگے سجدہ کرتی ہے مگر وہ سچّا فلسفہ اُن کو نہیں ملا جو الہامِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوُا ہے۔ وہ اُن کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلّل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفّن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچّی عبودیّت کا اقرار کرتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علومِ جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جِدّ و جُہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ مَیں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور مُنہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا اُن کو موقع نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور (دینِ حق) سے دُور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو (دینِ حق) کے تابع کرتے اُلٹا (دینِ حق) کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سُود کوشش کر کے اپنے زُعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفّل بن گئے۔ یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔"[2]

جہاں تک زبانوں کا تعلق ہے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے زیادہ زور اُمّ الالسنہ "عربی" سیکھنے کی طرف دیا ہے تاہم اس کے علاوہ باقی زبانیں سیکھنے کی طرف بھی حضور نے توجّہ دلائی ہے۔ ایک موقع پر فرمایا:۔

"مَیں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں قرآن کریم کا مزہ نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آجکل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں..... اپنے مطالب و اغراض کو حکّام پر پورے طور سے ذہن نشین کرنے کے لئے انگریزی پڑھو۔"[3]

حضرت حکیم الامّت مولانا نورالدین صاحب کا وجودِ مبارک حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشن کی خاص نصرت

Digitized By Khilafat Library Rabwah



کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ آپ نے دینی اور مشرقی علوم میں کمال دسترس حاصل کی۔ اپنے دور میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کروانے کا کام شروع کیا اور آپ کی اپنی یہ حالت تھی کہ عمر کے آخری حصہ میں بھی زبانیں سیکھنے کی جدّوجُہد فرماتے رہے حتّٰی کہ انتہائی آخری دنوں تک گورمکھی زبان سیکھ رہے تھے۔

جماعتِ احمدیہ نے صد سالہ جشنِ تشکّر تک قرآن کریم کے پچّاس سے زائد زبانوں میں تراجم شائع کروائے اور بنیادی لٹریچر ایک سَو سے زائد زبانوں میں ترجمہ کروا کے شائع کیا۔

قرآن کریم اور دینی کتب کے تراجم کا بیشتر کام جماعت کو غیر از جماعت ماہرین سے کروانا پڑا کیونکہ جماعت کے پاس دُنیا بھر میں رنگا رنگ کی زبانوں کے ماہرین فی الحال موجود نہیں ہیں اِس لئے ہر امامِ وقت کی یہ خواہش رہی ہے کہ جماعت کے اندر ایسے نوجوان پیدا ہوں جو علومِ جدیدہ سیکھیں اور زبانوں کی مہارت حاصل کریں۔

اِس سلسلہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ الثالث نے فرمایا:۔

".....ہم احمدیوں کے ذمّہ یہ کام لگایا گیا ہے کہ (دینِ حق) کے خلاف علومِ جدیدہ کی طرف سے جو حملے ہو رہے ہیں ہم ان کا مُنہ توڑ جواب دیں یعنی ایسے نوجوان تیار کریں جو خدائی بشارتوں کے مطابق سب کا مُنہ بند کرنے والے اور (دینِ حق) کی صداقت کو ثابت کرنے والے ہوں .....

اِس طرف بہت توجّہ دینے کی ضرورت ہے ..... نوجوان ان میں عبور حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں جماعت انہیں وظیفہ دے اور وہ اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ علومِ جدیدہ میں عبور حاصل کر کے اور مغربی ممالک میں جا کر وہاں کے لوگوں سے کہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسا نورِ فراست اور علوم عطا کئے ہیں جن کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ہمارے جو ہونہار بچّے ہیں (اور شکر ہے خدا کا کہ احمدیت میں ذہین بچّے پیدا ہو رہے ہیں) ان کو سنبھالنا ہمارا کام ہے اور ان سے فائدہ اُٹھانا پوری قوم کا کام ہے۔ اگر کسی قوم میں اعلیٰ ذہن رکھنے والے بچّے ہیں اور وہ انہیں نہیں سنبھالتی اور ان سے فائدہ اُٹھانے کی فکر نہیں رکھتی تو وہ ناشکری قوم ہے .....

ہمیں اِس وقت عالموں اور ماہرینِ علوم کی اِس قدر ضرورت ہے کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ہمیں ضرورت ہے فلسفہ دانوں کی، سائنسدانوں کی اور زبان دانوں کی۔

..... دُنیا میں سَو سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں ہر زبان زبانِ حال سے جماعتِ احمدیہ کو کہہ رہی ہے ہمیں اس زبان کا جاننے والا (مربّی ۔ ناقل) دو۔ یہ جبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ہمارے نوجوان علوم اور زبانیں سیکھنے کی طرف متوجّہ ہوں اور ان میں کمال حاصل کریں۔ ہر میدان میں آگے بڑھے ہوئے ہوں۔ وہ احمدی چاہئیں جو وہ اپنے اپنے شعبہ میں کام بھی کریں اور جب (دینِ حق) پر حملہ ہو تو اس کا جواب بھی دیں .....[12]"

Digitized By Khilafat Library Rabwah



ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقفِ نو جاری فرما کر جماعت کو یہ ہدایت دی ہے کہ واقفینِ نو بچوں کو تین زبانیں سکھانے کی ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے۔ آپ نے فرمایا:-

"..... واقفینِ نو کی جو فوج ہے اس پر آئندہ بیس سال تک بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اور اس پہلو سے میں جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقفِ نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ تحریکِ جدید کی ہدایات کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کر کے اِن واقفین کو خدا تعالیٰ کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کیلئے تیار کرنا شروع کریں .....

اِس ضمن میں میں سمجھتا ہوں کہ وہ بچے خصوصیت سے جو مغربی دُنیا میں وقف ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دوسری دُنیا کے بچوں کے مقابل پر یہ بہت زیادہ سہولت حاصل ہے کہ وہ مختلف زبانیں سیکھ سکیں زبانیں سیکھنا بہت مشکل کام ہے اور بچپن ہی سے شروع ہونا چاہیئے اور زبانیں سکھانا بھی بہت ہی مشکل کام ہے اور بڑے بڑے ماہرین کی ضرورت ہے جنہوں نے زندگیاں اِس کام کے لئے وقف کر رکھی ہوں اور بڑی بڑی وسیع تحقیقات میں وہی نہیں بلکہ ان کے بہت سے ساتھی بھی ایک لمبا عرصہ تک مصروف رہے ہوں

..... اِس پہلو سے تحریکِ جدید کو چاہیئے کہ مشرقی یورپ اور اشتراکی دُنیا کے ان ممالک کیلئے جہاں عموماً مغربی زبانیں بولی جاتی ہیں اور پھر چین کے لئے اور دوسرے کوریا، شمالی کوریا اور ویٹنام وغیرہ کے لئے جہاں مشرقی زبانیں بولی جاتی ہیں معیّن طور پر بچوں کو ابھی سے نشان لگا دیں جس کو انگریزی میں (مقرر) EAR MARK کرنا کہتے ہیں اور اگر فی الحال ان کی نظر میں دس کی ضرورت ہے تو بیس بائیس تیار کریں .....

تفصیلی نظر سے سب بچوں پر لڑکوں پر اور لڑکیوں پر نظر ڈالتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم نے فلاں ملک کے لئے دس یا بیس یا تیس واقفینِ زندگی تیار کرنے ہیں ان میں سے اِتنی لڑکیاں ہوں گی جو علمی کاموں میں گھر بیٹھے خدمتِ دین کر سکتی ہوں ان کو اس خاص طرز سے تیار کرنا ہوگا۔ اتنے لڑکے ہوں گے جن کو ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آگے ان میدانوں میں جھونکنا ہے۔ پھر ان کو صرف وہی زبان نہیں چاہیئے جس زبان کے لئے ان کو تیار کیا جا رہا ہے بلکہ اُردو زبان کی بھی شدید ضرورت ہوگی تاکہ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا لٹریچر خود اُردو میں پڑھ سکیں۔ عربی زبان کی بنیادی حیثیت ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ عربی میں ہیں عربی زبان بھی سکھانے کی ضرورت پڑے گی پس تین زبانیں تو کم از کم ہیں یعنی

Digitized By Khilafat Library Rabwah



اس کے علاوہ کوئی زبان سیکھے تو چاہے جتنی چاہے سیکھے لیکن تین زبانوں سے کم کا تو کوئی سوال ہی نہیں"۔⁵

۱۔ ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳
۲۔ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳
۳۔ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۱
۴۔ خلاصہ خطاب فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء مطبوعہ الفضل یکم جنوری ۱۹۷۶ء
۵۔ خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء مطبوعہ الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۸۹ء


عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
حضرت حکیم نظام جان کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
ہیڈ آفس: گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر
فون: ۷۴۸۴۴، ۷۶۴۹۷
• ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس فون: ۹۰۶
• چوک قلعہ کالر: نارووال مریدکے روڈ تحصیل پسرور
• ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• کراچی: نزد ڈاک خانہ محمود آباد ۳ کراچی ۴۴
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
رجسٹرڈ درجہ اوّل


## آپ کے لئے

ہر کام کامگار ہوں ہر گام کامیاب
نصرت کریں فرشتوں کے دل آپ کے لئے
چشم زدن میں پار ہوں دریائے تند و تیز
ہوں مشکلات ایسی سہل آپ کے لئے
ہر لمحہ تیرا حسن بنائے حسین تر
جلوہ نما ہو حسن ازل آپ کے لئے
جو آج غیر ہیں وہ کریں جان کل فدا
دشمن کے دل بھی جائیں بدل آپ کے لئے
صدیوں کی منزلیں کریں لمحوں میں آپ طے
سالوں کو یوں سمیٹ لیں پل آپ کے لئے
جیسے تڑپ رہا ہو کوئی طفل شیر خوار
ربوہ رہا ہے ایسے مچل آپ کے لئے
اتنی کہاں ہے نطق میں طاقت میرے حضور
کہ کہہ سکوں میں کوئی غزل آپ کے لئے

(سلیمان میر)

ہم ہیں ان کے وہ ہمارے دو نہیں وہ اور ہم
دور کیوں سمجھیں انہیں جو دل میں رہتے ہیں سدا
یوں سرائت کر گئی اس کی محبت روح میں
جب تلک اب دم میں دم ہے کیسے ہوں گے ہم جدا

(عبدالرشید یاد چک سکندر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# چھٹی اور اس کا تصور

**حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک نصیحت**

**تمہید:-**

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
بوجہ اس کے کہ میرے حلق میں کئی دن سے کچھ تکلیف ہے آج میرا ارادہ خود خطبہ پڑھنے کا نہ تھا مگر اس خیال سے کہ اب چھٹیاں ہونے والی ہیں اور طالب علم اپنے گھروں کو جائیں گے اور چونکہ آجکل میں بیماری کی وجہ سے درس بھی نہیں دیتا۔ پہلے درس میں ہی بچوں کو نصیحت کر دیا کرتا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ خطبہ میں ہی کچھ نصیحت کر دوں۔

**کام آرام کے لئے کیا جاتا ہے**

معلوم نہیں پچھلے جمعہ یا پچھلے سے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں میں نے بیان کیا تھا کہ کام آرام کے لئے کیا جاتا ہے۔ جب کام کیا جاتا ہے تو حق ہوتا ہے کہ آرام کیا جاوے۔ اس کے ساتھ کام اور آرام کا مقابلہ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ آیا تھوڑے کام کے بعد آرام زیادہ ملتا ہے یا زیادہ کام کے بعد آرام کم۔ اگر تھوڑے کام کے بعد آرام زیادہ ملتا ہے تو یہ کام مفید ہو گا۔ اور اگر زیادہ کام کے بعد آرام کم ملے تو وہ کام غیر مفید۔ کیونکہ کام وہی مفید ہوتا ہے جس میں کم محنت کے بعد آرام زیادہ ملے۔

**طالب علموں کی محنت:-**

طالب علم جو یہاں پڑھنے آتے ہیں یا جو اپنی اپنی جگہ پڑھتے ہیں ان کو بہت کچھ محنت کرنا پڑتی ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو واقعہ میں جو محنت طالب علم کرتے ہیں وہ میرے نزدیک بڑے آدمیوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ ان کی عمر ہی ہوتی ہے جو ان کو اس محنت کے قابل بناتی ہے۔ ورنہ اتنا سر کھپانا ان لوگوں سے جو محنت کر چکے ہیں مشکل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ایک طالب علم تمام دن "ا" "ب" رٹتا ہے جوان آدمی اس قدر محنت نہیں کر سکتا اور اگر میں اس طرح کروں تو میں اس کے بعد ایک مہینہ تک بات بھی نہ کر سکوں۔ تو ایک طالب علم سارا دن اور رات کا بہت سا حصہ جتنا بولتا ہے بڑا آدمی اتنا نہیں بولتا۔ اور پھر جب امتحان کے دن قریب ہوتے ہیں تو اس محنت میں اور بھی زیادتی ہو جاتی ہے۔

**محنتوں کی اقسام اور ان کے نتائج:-**

یہ محنت جو طالب علم کرتا ہے اس سے جسمانی طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ جسمانی طاقت میں کمی آجاتی ہے۔ محنتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک دماغی اور ایک جسمانی۔ دماغی محنتیں وہ ہوتی ہیں جن سے جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن سمانی محنتیں وہ ہوتی ہیں جن سے جسم میں کمزوری پیدا نہیں ہوتی۔

طالب علم کی محنت ایک ایسی محنت ہوتی ہے جس سے اس کے اعضاء میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن زمیندار جو محنت کرتا ہے، ہل چلاتا ہے، اس کے باعث وہ کمزور نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی طاقت میں ترقی ہوتی ہے۔ مگر طالب علم کی محنت جسم پر خلاف اثر ڈالتی ہے۔ مثلاً حافظ کے لئے منہ سے بولنا ضروری ہے۔ آنکھوں سے دیکھتا، کانوں سے سنتا ہے۔ جن لوگوں نے قوت حافظہ پر غور کیا ہے اور اس کی تحقیقات کی ہے ان کا بیان ہے کہ اس طرح چونکہ تین قوتیں کام کرتی ہیں اس لئے جو کچھ یاد کرنا ہوتا ہے وہ بہت جلد یاد ہو جاتا ہے۔ بچے اس فائدہ کو خوب استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک سخت محنت ہوتی ہے۔ مگر ایسی محنت نہیں جس سے طاقت پیدا ہو۔ بلکہ اس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اور کمزوری کو دور کرنے کے لئے کچھ عرصہ کے لئے بچوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس وقفہ کو ہماری زبان میں چھٹیاں کہتے ہیں۔ ان چھٹیوں سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اس عرصہ میں آرام کر کے بچے پھر محنت کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جو طالب علم ان چھٹیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ آئندہ محنت کے برداشت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ ان ایام میں پڑھائی کو بالکل چھوڑ ہی دیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah



جائے۔ کیونکہ بالکل چھوڑ دینا جو کچھ پڑھا ہو اس کو بھلا دینے کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبح یا شام ایک آدھ گھنٹہ پڑھنے میں لگایا جائے اور باقی وقت آرام کیا جاوے تاکہ دماغ مضبوط ہو جائے۔ اور وہ کمی جو سال بھر کی محنت سے پیدا ہو گئی ہو دور ہو جائے اور پھر زیادہ سے زیادہ محنت کر سکے۔

پس چھٹیاں ایک اہم چیز ہیں۔ اور دنیا کی کسی قوم نے خواہ وہ متمدن ہو یا غیر متمدن، ابتدائی حال میں ہو یا انتہائی میں، چھٹیوں کی ضرورت سے انکار نہیں کیا۔ پس یہ ایک ضروری امر ہے جس کے بغیر گذارہ نہیں۔

مگر یہ ایک یاد رکھنے والی بات ہے کہ چھٹیاں جو کئی قسم کی ہوتی ہیں ایک ہی وقت نہیں ہوتیں۔ اور صرف پڑھائی سے ہی چھٹیاں نہیں ہوتیں بلکہ اور بھی چھٹیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک ایسا انسان جو تمام دن کام کاج میں مصروف رہتا ہے اسے رات کو سونے کے لئے چھٹی ملتی ہے۔ پھر دنیا میں دنیا کے کاموں سے تو کسی نہ کسی وقت چھٹی مل سکتی ہے مگر دین کے کاموں سے دنیا میں چھٹی مل ہی نہیں سکتی۔ یہی دیکھ لو۔ سکول میں باقاعدہ حاضر ہو کر پڑھنے اور محنت کرنے سے تمہیں چھٹی مل گئی۔ مگر تمہارے ہیڈ ماسٹر نے تمہیں نماز اور دوسرے دین کے احکام بجالانے سے چھٹی نہیں دی۔ اور اگر کوئی ایسا ہیڈ ماسٹر ہو جو کسی دینی کام میں چھٹی دے تو وہ تمہارا ہمدرد نہیں بلکہ دشمن ہے۔ تمہیں نہ کوئی نماز اور دیگر دین کے احکام کی پابندی سے چھٹی دے سکتا ہے اور نہ کسی کے اختیار کی یہ بات ہے۔ اسلام کے مدرسہ سے چھٹی نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی دے سکتا ہے۔ ان چھٹیوں میں اجازت ہے کہ تم اپنے سبقوں کو چھوڑ دو۔ مگر یہ نہیں کہ نمازوں کو بھی چھوڑ دو۔ یہ اجازت ہے کہ اپنے اوقات کھیل کود میں صرف کرو۔ مگر یہ اجازت نہیں کہ بد اخلاقی اور آوارگی اختیار کرو۔ اور پھر یہ بھی اجازت ہے کہ اگر کوئی گھنٹی بجے تو تم مدرسہ میں نہ جاؤ۔ لیکن یہ نہیں کہ مسجدوں میں گھنٹی (اذان سے مراد ہے۔ مرتب) ہو تو نہ جاؤ۔

سنا ہے کہ بعض لڑکے چھٹیوں میں نمازیں چھوڑ دیتے ہیں اور آوارہ ہو جاتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیئے کہ چھٹیاں تو ہوتی ہیں مگر کس مدرسہ میں۔ اسلام کے مدرسہ سے ایسی انہیں چھٹی نہیں ملی۔ اس کی چھٹی کا وقت تو موت کے وقت آتا ہے۔ یہ چھٹیاں تو ایسی ہیں کہ ان کے بعد زیادہ پڑھنا پڑھے گا اور ان چھٹیوں میں بھی دو ایک گھنٹہ محنت کرنی پڑیگی۔ مگر ان چھٹیوں کے بعد تمہارے لئے کوئی محنت و مشقت نہیں ہوگی۔ آرام ہی آرام ہوگا۔ پھر ان چھٹیوں میں ذمہ داری نہیں لی جاتی کہ تم ضرور آرام ہی کرو گے۔ مگر خدا کے ہاں سے ذمہ داری لی جاتی ہے کہ تم ضرور آرام ہی پاؤ گے۔ (منقول از "الفضل" ۱۲، اگست ۱۹۱۹ء)

ضروری گذارش

خریدار حضرات اپنے تبدیلی پتہ سے ضرور مطلع کرتے رہا کریں تاکہ پرچہ ضائع نہ ہو۔ (مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

سائیکل سہراب، ریلے، لیڈر، پیکو، ایگل اور سائیکل کے ٹائر ٹیوب اور پرزہ جات کے تھوک و پرچون کے مشہور ڈیلر

یونیق سائیکل مارٹ

بیرون حرم گیٹ ملتان

فون دکان: ۴۴۹۱۶

فون رہائش: ۳۰۶۶۲

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب ۔۔۔ 7

# لیکچر لاہور

تاریخ تصنیف:۔ یہ لیکچر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۳ نومبر ۱۹۰۴ء کو لاہور میں پڑھا۔

صفحات:۔ ۵۴ (روحانی خزائین جلد نمبر ۲۰)

اس لیکچر کا نام "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" ہے۔ لیکن چونکہ یہ لاہور میں پڑھا گیا اس لئے یہ "لیکچر لاہور" کے نام سے بھی موسوم ہوا۔ اس لیکچر کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلام، ہندو مذہب اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ پیش فرما کر اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ موجودہ زمانے میں مختلف فرقوں کے مذہبی اختلاف کا سبب انسانوں کے اندر سے قوت روحانیت اور خدا ترسی کی اور اس آسمانی نور کا فقدان ہے جس کے ذریعہ سے انسان حق اور باطل میں فرق کر سکتا ہے۔ جس غرض کے لئے مذہب کو انسان کے لئے لازم حال کیا گیا ہے وہ غرض مفقود ہے۔ آج کل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمی معرفت الہی ہے۔ سچے مذہب کی نشانیوں میں سے ایک عظیم الشان نشانی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل اس میں موجود ہوں۔ تا انسان گناہ سے رک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے۔ یہ امر زیادہ دلائل کا محتاج نہیں کہ قدر دانی اور محبت اور خوف یہ سب امور معرفت یعنی پہچاننے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ایک بچہ کے ہاتھ میں مثلاً ایک ایسا ٹکڑہ ہیرے کا دیا جائے جس کی کروڑ روپیہ قیمت ہو سکتی ہے تو وہ صرف اس کی اسی حد تک قدر کرے گا جیسا کہ ایک کھلونے کی قدر کرتا ہے۔ ایسا ہی تم ایک ہلاہل زہر کو دیدہ و دانستہ کھا نہیں سکتے کیونکہ تمہیں یہ معرفت حاصل ہے کہ اس زہر کے کھانے سے مر جاؤ گے۔ پھر کیا سبب ہے کہ اس موت کی تم کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ جو خدا کے حکموں کو توڑنے سے تم پر وارد ہو جائیگی۔ ظاہر ہے کہ اس کا سبب یہی ہے کہ اس جگہ تمہیں ایسی معرفت حاصل نہیں جیسا کہ تمہیں زہر کی معرفت حاصل ہے۔ پس یہ معرفت نہ عیسائیوں کے کفارہ سے ممکن ہے نہ وید کی بیان کردہ تعلیمات سے۔ اور یہ معرفت کاملہ جو حقیقتاً خدا تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ سے ہی حاصل ہونی ممکن ہے۔ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ کیونکہ ہندوؤں اور عیسائیوں کی نزدیک وحی والہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ پھر فرمایا لفظ اسلام کے معنے ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینے یعنی کامل رضا کے ساتھ روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینے کے ہیں اور مذہب اسلام کے تمام احکام کی اصل غرض یہی ہے کہ وہ حقیقت جو لفظ اسلام میں مخفی ہے اس تک پہنچایا جائے۔ اسی غرض کے لحاظ سے قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں جو کہ خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوششیں کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔

اس کے بعد حضور پر نور نے قرآن شریف کی آیات سے اسلام کی ایسی تعلیم کی مثالیں دیں جو انسان کو خدا کے قریب لے جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے یقین کی تین اقسام یعنی علم الیقین، عین الیقین، اور حق الیقین کی وضاحت فرمائی ہے نیز کافوری اور زنجبیلی شربت اور سلسبیلی چشمہ کی پر معارف حقیقت بیان فرمائی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پھر حضور نے عیسائیت اور ہندو مذہب کے عقائد اور ان کی تعلیم کی غلطیاں بیان فرمائی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ یہ مذاہب خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ اور آسمانی نشانوں کے انکاری ہیں۔ اور یہ مذہب انسان کو معرفت الہی کے بارے میں یقین کامل تک نہیں پہنچا سکتے۔ اسی طرح حضور نے ان کی تعلیمات کا اسلام کی تعلیمات سے موازنہ کیا اور اسلام کی تعلیمات کی ہر لحاظ سے برتری ثابت فرمائی ہے۔

لیکچر کے دوسرے حصہ میں حضور نے جسمانی اور روحانی نظام کا مقابلہ کرتے ہوئے انبیاء کے آنے کی ضرورت کو ثابت فرمایا ہے۔ اسی طرح آپ نے ان پیشگوئیوں اور نشانیوں کا ذکر کیا ہے جو مسیح موعود کے متعلق قرآن و احادیث اور کتب سابقہ میں بیان ہوئی ہیں۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنی صداقت کے طور پر ثابت کیا۔ حضور نے دنیا کی عمر کا بھی ذکر فرمایا اور گمراہی اور ہدایت کے دوروں کا بھی بیان کیا ہے۔ آپ نے اس پیشگوئی کی کہ "مسیح موعود۔۔۔۔ کے ذریعہ تمام فرقوں کو ایک قوم بنا دیا جائے گا" وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہر قوم اپنے کسی مسیح، اوتار، بدھ وغیرہ کا انتظار کر رہی ہے اور یقین رکھتی ہے کہ اس کے زمانہ میں ان کا مذہب تمام دنیا پر پھیل جائے گا۔ تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ آنے والا مسیح ہی تمام لوگوں کے لئے موعود شخص ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے تمام قومیں ایک ہی مذہب پر جمع کی جائیں گی۔

آخر پر حضور نے ان نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے آپ کو پہلے سے خبر دی تھی اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اس حصہ میں آپ نے وفات مسیح کو ثابت کیا ہے اور وعید کی پیشگوئیوں کی حقیقت بھی بیان فرمائی ہے۔ اس رسالہ میں ایک ایرانی بہائی حکیم مرزا محمود احمد کے مباحثہ کے چیلنج کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ نیز انہوں نے حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ سے استفسار فرمایا کہ "فَوَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ" کے کیا معنی ہیں۔ آپ نے اس کی ایسی پر معارف تفسیر فرمائی ہے کہ صاف نظر آجاتا ہے کہ یہ روح القدس کی تائید و نصرت سے لکھی گئی ہے۔

اہم سوالات:- ۱۔ ثابت کریں کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کہ کفارہ کا۔

۲۔ اسلام کے معانی کیا ہیں۔

۳۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اس دنیا میں اسے حقیقی خدا کا دیدار نصیب ہو جائے اس کے لئے قرآن نے کیا نسخہ بیان کیا ہے۔

۴۔ اسلام کی تعلیم اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ کریں۔

۵۔ نبی کن حالات میں اور کس مقصد کے لئے آتا ہے۔

۶۔ مسیح موعود۔۔۔۔ کی بعثت کی غرض بیان کریں۔

۷۔ مسیح موعود۔۔۔۔ کے ذریعہ خدا نے تمام قوموں کو ایک قوم بنانے کا ارادہ کیا، کس طرح؟

۸۔ مسیح موعود۔۔۔۔ کے زمانہ کے متعلق قرآن نے کیا نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔

۹۔ مسیح موعود کے۔۔۔۔ متعلق قرآنی پیشگوئی بیان کریں۔

۱۰۔ مسیح موعود۔۔۔۔ کا دعویٰ کس طرح اپنے ساتھ صداقت کے لحاظ سے ہر قسم کے ثبوت رکھتا ہے۔ (مرتبہ ظہیر احمد خان تسنیم)

جدید، خوبصورت اور معیاری سونے چاندی کے زیورات کے لئے آپ
اپنی دکان پر تشریف لائیں
طاہر جیولرز
۱۹ ۔ شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون نمبر ۴۱۲۴۴۷۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# ایک دن چشمہ بیراج پر

تحریر و ترتیب:- امان اللہ امجد- احسان اللہ اسد- ربوہ

کائنات کا حسن چہار سو پھیلا ہوا ہے- چاند کا نور، سورج کی سنہری کرنیں، ستاروں کی چمک دمک، پرندوں کی چہچہاہٹ، پھولوں کا حسن و جمال، چشموں کی نغمہ بندی الغرض ہر طرف حسن فطرت اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے- ان میں ایک کشش ہے جو دلوں کو حمد الہٰی سے معمور کر دیتی ہے-

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے تیرے دیدار کا

خوبصورتی و دلکشی کا ایک شاہکار "چشمہ بیراج" بھی ہے- جو دریائے سندھ پر واقع ضلع میانوالی میں "چشمہ" کے مقام پر تعمیر کیا گیا ہے-

فروری میں ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ اس بیراج پر جانے کا موقع ملا- صبح صبح ہم بذریعہ کار روانہ ہوگئے- دوران سفر ہماری نگاہ برلب سڑک ایک چھوٹے سے ہوٹل پر پڑی- چنانچہ ہم نے وہاں سے کھانا کھایا اور دوبارہ عازم سفر ہوگئے-

جس وقت ہم چشمہ بیراج پر پہنچے تو موسم نہایت خوشگوار تھا- پانی کی دھیمی دھیمی رفتار موسیقیت کا سماں پیدا کر رہی تھی- بے اختیار حفیظ جالندھری یاد آگئے-

ہوا بھی خوشگوار ہے
گلوں پہ بھی نکھار ہے
ترنم ہزار ہے
بہار پہ بہار ہے

پاکستان ایک زرعی ملک ہے- ملکی معیشت کا زیادہ تر دارومدار زراعت پر ہے- اس سلسلے میں دریاؤں کے علاوہ نہریں، ڈیم اور بیراج اہم کردار ادا کرتے ہیں- پاکستان اور بھارت میں نہری پانی کے تنازعہ پر 1960ء میں دونوں ملکوں کے درمیان سندھ طاس معاہدہ عمل میں آیا- جس کے تحت پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے واپڈا نے ڈیم، نہریں اور بیراج تعمیر کرنے کا عظیم منصوبہ بنایا- چشمہ بیراج اسی منصوبہ کی ایک کڑی ہے- یہ بیراج جو کالا باغ سے 40 میل کی دوری پر تعمیر کیا گیا ہے 4200 فٹ لمبا ہے- اور یہاں سے 10، لاکھ کیوسک پانی کا اخراج ہوتا ہے- یہ بیراج چشمہ جہلم رابطہ نہر کو پانی فراہم کرتا ہے-

بیراج کے دلفریب نظارے ہماری نگاہوں کو طراوت اور تازگی بخش رہے تھے- پانی کے ایک ایک قطرے میں حسن فطرت مچل رہا تھا- باد صبا کے تازہ جھونکے ہوں یا موجوں کی روانی، ایک ایک چیز حسن کی آئینہ دار تھی- شفاف پانی میں نیلا آسمان صاف دکھائی دے رہا تھا-

یہاں مقامی باشندوں کی ایک نمایاں خصوصیت جو نظر آئی وہ ان کی جفا کشی اور انتھک محنت ہے- مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا سب صبح سے لے کر شام تک اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں- عورتیں بھی مردوں کے ساتھ مچھلیاں پکڑتی ہیں- بعض عورتیں سارا دن جال بننے میں مصروف رہتی ہیں- اکثر مچھیروں نے مچھلیاں پکڑنے کی خاطر پانی کے اندر ہی کشتیوں میں مستقل رہائش اختیار کی ہوئی ہے- کھانا پینا، اوڑھنا بچھونا سب کچھ کشتیوں کے اندر ہی ہوتا ہے- محنت اور جدوجہد سے عبارت یہ زندگی ہر خاص و عام کو جستجو، امید اور عمل کا پیغام دیتی ہے-

بیراج کے قریب ہی چند معصوم بچے کھڑے تھے- جونہی ان کے قریب سے کوئی گاڑی گزرتی تو اپنے ننھے منے ہاتھ ہلا کر استقبال کرتے-

Digitized By Khilafat Library Rabwah



چشمہ بیراج کے انہی دلآویز نظاروں سے ہم لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ایک سحر انگیز ماحول چھایا ہوا تھا۔ دوران سیر ہم نے ایک حسین منظر دیکھا کہ پانی پر سفید رنگ کے پرندے نہایت خوبصورتی سے گول دائرے بنا کر کھڑے تھے۔ یہ نظارہ اس قدر مکمل اور حسین تھا کہ میرے الفاظ اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ جی چاہتا تھا کہ یہ منظر اور لمحے جاوداں اور مستقل ہو جائیں۔ یہ منظر بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

شام کے وقت غروب آفتاب کا منظر حسن کی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ پانی میں سورج کا عکس دیکھ کر دل خالق کائنات کی صناعی پر عش عش کر رہا تھا۔ اور روح اس کے حضور سجدہ ریز ہو رہی تھی جس نے ایسے مناظر فطرت قائم کئے جن میں لاکھوں تجلیاں بھری ہوئی تھیں۔

اس نے کیسی کیسی عنایات نازل کیں۔ اس قدرت کے طفیل دنیا کو ہر وقت ایک نیا حسن اور نیا روپ عطا ہوتا رہتا ہے۔ جنہیں الفاظ میں بیان کرنا ناممکن امر ہے۔ کائنات کے ایک ایک حسن میں انسان کے لئے گہرا سبق ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے مستفیذ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا شکر بجا لائیں جس نے ہمیں ان نعمتوں سے سرفراز کیا۔

ہے جلوہ گاہ تیرا کیا غیب کیا شہادت
یاں بھی شہود تیرا، واں بھی شہود تیرا

سندھ طاس معاہدہ کے تحت واپڈا نے مندرجہ ذیل بند بھی تعمیر کئے۔

1۔ سدھنائی بیراج۔ دریائے راوی پر موجودہ سدھنائی ہیڈ ورکس کے شمال میں۔ عرصہ تعمیر۔ 1962ء۔ 1965ء

2۔ رسول بیراج۔ دریائے جہلم میں رسول کے مقام پر۔ عرصہ تعمیر۔ 1964ء۔ 1967ء

3۔ قادر آباد بیراج۔ دریائے چناب پر قادر آباد کے قریب۔ عرصہ تعمیر۔ 1964ء۔ 1967ء

4۔ مرالہ بیراج۔ دریائے ستلج پر میلسی کے قریب۔ عرصہ تعمیر۔ 1965ء۔ 1967ء

5۔ چشمہ بیراج۔ دریائے سندھ پر چشمہ کے مقام پر۔ عرصہ تعمیر۔ 1967ء۔ 1971ء

# غزل

عشوہ و غمزہ و رم بھول گئے
تیری ہر بات کو ہم بھول گئے

لوگ دیتے ہیں جسے پیار کا نام
ایک دھوکا تھا کہ ہم بھول گئے

جن کو دعوی تھا مسیحائی کا
اپنا ہی دیدۂ نم بھول گئے

یونہی الزام ہے دیوانوں پر
کب ہوئے تھے جو کرم بھول گئے

جانے کیوں لوگ ہنسا کرتے ہیں
جانے ہم کون سا غم بھول گئے

اب تو جینے دو زمانے والو
اب تو اس زلف کے خم بھول گئے

زندگی نے جو سکھایا تھا علیم
زندگی کے لئے ہم بھول گئے

عبید اللہ علیم۔ کراچی

ادارہ "خالد" ربوہ سے خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
مینجر ماہنامہ خالد ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah



# مجلس سوال و جواب

سوال۔
دین حق نے نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دیا ہے۔ جیسے افیون، شراب وغیرہ کیا سگریٹ، حقہ اور پان اس میں شامل ہیں؟ حالانکہ ان تمام چیزوں میں نشہ ہے اور نقصان دہ ہیں
(قریشی محمد ایوب صابر اوچشریف)

جواب۔
حضرت مسیح موعود۔۔۔۔ تمباکو کے متعلق فرماتے ہیں۔
"یہ شراب کی طرح کا تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقوی یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں سے اس کی بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے لئے ضرورت ہو تو منع نہیں ہے۔ ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست آدمی وہ ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔ انگریز بھی چاہتے ہیں کہ اسے دور کردیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 176 نیا ایڈیشن)

اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 110 نیا ایڈیشن)

تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اس کو مکروہ جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ اگر یہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ نہ اپنے لئے اور صحابہ کے لئے کبھی اس کو تجویز کرتے بلکہ منع کرتے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 368 نیا ایڈیشن)

سوال
اگر کسی شخص کی عصر کی نماز رہ جائے اور مغرب کی اذان ہو جائے تو کیا مغرب سے پہلے عصر کی نماز قضا کرنا لازمی ہے؟ یا اگلے روز عصر کے ساتھ ملا کر پڑھ لے؟ (عبدالعزیز۔ پنڈی)

جواب
فرض نماز کی قضا واجب ہے جب یاد آئے یا موقع ملے پڑھ لی جائے۔ عمداً نماز چھوڑنے کا تدارک صرف توبہ واستغفار ہے۔ قضا میں نمازوں کی ترتیب قائم رکھنی ضروری ہے۔ اگر ترتیب بھول جائے یا فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ سے زیادہ ہو جائے تو پھر ترتیب ضروری نہیں رہتی۔ (فقہ احمدیہ عبادات 196)

---

بقیہ از۔۔۔۔۔ 21

گئے۔
جن لوگوں نے کالے رنگ کے یا کالی دھاریوں والے کپڑے پہن رکھے تھے ان کی کھالوں پر ان کپڑوں کے نشان ثبت ہوگئے۔
کھڑکیوں میں لگے حسین نظارے دکھانے والے شیشوں کی کرچیاں لوگوں کے جسموں میں پیوست ہوگئیں جو کافی سالوں بعد تک نکالی جاتی رہیں۔

اب ہمارا دور ہے۔۔۔ معصوم بچوں کی حیران کھلی کھلی نگاہیں نوجوانوں کے خواب اور بوڑھوں کی جھریوں میں چھپی ہوئی امیدیں اسلحہ کی دوڑ میں حصہ لینے والے منہ زور گھوڑوں کو خوف سے تک رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ اور التجا کرتی ہیں کہ گذشتہ تاریخ سے سبق لیں اور ایٹمی طاقتوں سے انسانی بستیوں کو برباد نہ کریں۔۔۔ آباد کریں۔
پچھتاؤ گے سنو ہو یہ بستی اجاڑ کے

(ترجمہ وماخوذ A HIROSHIMA - BOMB

Digitized By Khilafat Library Rabwah



# دنیا کا پہلا ایٹم بم

ہیروشیما وہ بدقسمت شہر تھا جس پر پہلا ایٹم بم گرایا گیا۔ اس کی خوفناک، ناقابل یقین مگر سچی کہانی کچھ یوں ہے۔

دوسری جنگ عظیم کے اختتامی دن تھے۔ جاپان کے اہم رہائشی علاقے یو۔ ایس ائر فورس کے حملوں کا نشانہ بنتے رہے تھے اور تباہ و برباد کئے جاتے رہے تھے مگر نہ جانے کیوں ہیروشیما اور ٹوکیو جیسے بڑے شہروں پر ابھی کوئی اہم حملہ نہ کیا گیا تھا۔

ہیروشیما میں مغربی جاپان کی سب سے بڑی فوجی بیس تھی۔ یہاں پر بہت سی فوجی تنصیبات اور فوجی سازو سامان سے بھرے ڈپو تھے۔ اعلیٰ افسروں کے خوبصورت بنگلے تھے۔ اس کے علاوہ یہ علاقے کا سب سے بڑا صنعتی شہر شمار ہوتا تھا۔ یہ ایک ایسا شہر تھا جس کی روشن راتیں دنوں کو شرمایا کرتی تھیں۔ اس کے تین طرف پہاڑ ایک حسین نظارہ پیش کرتے تھے۔ یہ تمام رعنائیاں ہی اس کی تباہی کے لئے کشش کا باعث بنیں۔

ایٹمی بم پر جاپانی سائنس دان بھی ریسرچ کر رہے تھے لیکن یونائیٹڈ سٹیٹس میں سائنس دانوں کی ترقی ان کے اندازے سے کہیں بڑھ کر تھی۔

۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو ایٹم بم کا کامیاب تجربہ نیو میکسیکو کے صحرا میں کرنے کے بعد پہلا ایٹم بم جنگی جہاز اینڈیانا پولس (INDIANAPOLIS) میں دو اگست کو رکھ دیا گیا۔

پہلا ایٹم بم تین میٹر لمبا اور چار ٹن بھاری تھا۔ اگرچہ اس کے یورینیم کی مقدار صرف ایک کلو گرام تھی لیکن اس کی تباہ کاری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی طاقت ۲۰۰۰۰ ٹن TNT کی مقدار کے برابر تھی۔

یو۔ ایس فوج کے سربراہ نے فضائیہ کے سربراہ کو حکم دیا کہ پہلا "خاص" بم ہیروشیما، نی گاٹا (NIIGATA)، ناگاساکی یا کوکورا (KOKURA) میں سے کسی ایک شہر پر تین اگست کے بعد جونہی موسم سازگار ہو گرا دیا جائے۔

۶، اگست ۱۹۴۵ء کو صبح ۸:۱۵ پر یو۔ ایس فضائیہ کے تین طیارے ہیروشیما کی فضا پر نمودار ہوئے۔ یہ تقریباً آٹھ ہزار پانچ سو (۸۵۰۰) میٹر بلندی پر پرواز کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے شہر کے درمیان کا اندازہ کرتے ہوئے بم چھوڑنے کا بٹن دبایا اور تیزی سے شمال مغرب کی جانب مڑ گیا۔

بم نے گرتے ہوئے عجیب قسم کی روشنی پیدا کی اور پھر ایک بڑے آگ کے گولے میں تبدیل ہوگیا اور بعد میں ایک بڑے دھماکے سے پھٹ گیا۔ دل دہلا دینے والے شعلوں نے زمین کو چھوا اور پھر بادلوں کی شکل میں نو ہزار (۹۰۰۰) میٹر تک بلند ہو گئے۔

ان ہولناک ایٹمی بادلوں کے سائے میں ہیروشیما کا شہر تھا جس کے چار لاکھ بدنصیب باشندے اس ناگہانی آفت کے سائے تلے چیخ و پکار کر رہے تھے۔ مگر کوئی سننے والا نہ تھا۔

حملہ کرنے والوں میں سے ایک جہاز نے ایٹمی بادلوں کی تصویر لی اور تینوں جہاز کامیابی کے گیت گنگناتے ہوئے واپس لوٹ گئے اور اپنے افسروں کو اس ہولناک تباہی کی خبر ان الفاظ میں دی

"ہیروشیما پر (ایٹمی) حملہ"

اور پھر

ایک محتاط اندازے کے مطابق دو لاکھ آدمی مارے گئے۔

شہر کا بانوے (۹۲) فی صد رہائشی علاقہ راکھ کا ڈھیر بن گیا۔

چھ ہزار تین سو (۶۳۰۰) مڈل سکولوں کے بچے جو ارد گرد کے علاقوں سے امدادی کاموں کے سلسلے میں اکٹھے ہوئے تھے لقمہ اجل بن گئے۔

کہتے ہیں کہ اندھیرے اور مصیبت کے وقت آدمی کا سایہ بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے لیکن یہ ایسا اندھیرے اور مصیبت کا وقت تھا کہ سائے تو رہ گئے لیکن آدمی ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

بچ جانے والوں میں سے بم پھٹنے کی جگہ سے ۴۰۰ میٹر کے علاقہ میں موجود لوگوں کی کھالیں جل گئیں۔

ایٹمی دھماکے سے پیدا شدہ گرمی سے لوگوں کے ناخن تک پگھل

بقیہ ----- 20

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# وھیل مچھلیاں (WHALES)

ترجمہ و تلخیص: عبدالصبور، محمد محمود طاہر

۱۹۸۸ء کے موسم خزاں میں تین نوعمر ویل مچھلیاں برف کے تودوں میں پھنس گئیں۔ انہیں تو کیلی فورنیا پہنچ جانا چاہیئے تھا لیکن نوعمری کی وجہ سے وہ آخری وقت تک کھانے کے لئے رک گئیں۔ مقامی اسکیموز نے ان کے حالات سے باخبر کیا۔ چنانچہ ان ویلز کے مناظر ٹیلی وژن پر دکھائے گئے۔ ویلز کو برف کے سوراخوں میں سانس لیتے ہوئے اور زخمی حالت میں دیکھ کر لوگوں کے دل دہل گئے۔ رضاکار لوگوں نے برف میں سوراخ کئے تاکہ اس مخلوق کو پانی سے رستہ دکھائیں۔ دو روسی جہاز بھی بچاؤ کی کوشش میں شامل ہوگئے۔ آٹھ دن کے بعد سب سے چھوٹی ویل ڈوب کر مر گئی۔ پندرہویں دن باقی دو ویلز بچ نکل گئیں اور اس طرح ٹیلی وژن دیکھنے والوں نے سکھ کا سانس لیا۔ ویلز کے لئے انسانی ہمدردی فطرتی ہے۔ ممالیہ ہونے کی وجہ سے سمندری جانوروں میں ویل مچھلی انسان کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

ویل مچھلیاں سمندر میں کیسے پہنچ گئیں؟ یہ ارتقاء کی دلچسپ کہانی ہے۔ زیادہ تر مقتدر لوگوں کا خیال ہے کہ ساٹھ ملین سال پہلے موجودہ ویلز کے آباؤ اجداد چار ٹانگوں والے بھیڑیئے کے سائز کے جانور تھے جو کہ تالابوں اور جوہڑوں کے کنارے پر رہتے تھے۔ جہاں مچھلیاں اور جھینگے کثرت کے ساتھ ہوتے تھے۔ اس لئے انہوں نے پانی میں جانا شروع کر دیا اور جو جانور تیرنے میں زیادہ بہتر تھے وہ بھی پانی میں چلے گئے۔ ارتقاء کی وجہ سے ان کی شکل بدلنی شروع ہوگئی۔ ۱۵ ملین سال گذرنے کے بعد ان کے جسم بڑھ گئے۔ اور اگلی ٹانگیں سکڑ کر فلپرز میں بدل گئیں جو کہ توازن اور سمت کے تعین کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اور پچھلی دونوں ٹانگیں غائب ہوگئیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پانی میں سفر کرنے لئے ان کی دم پیدا ہوگئی۔ ویلز کی زیادہ تر انواع کا ناک ارتقاء کے دوران سر کے اوپر پہنچ گیا اور چہرے سے الگ ہوگیا۔ اس طرح یہ پانی سے سر نکالے بغیر سانس لے لیتی ہے۔ ارتقائی منازل کے دوران ان کا اندرونہ حصہ بھی بدل گیا۔ اور اس طرح یہ پانی میں حرکت کرنے لگیں، خوراک حاصل کرنے لگیں اور آوازیں بھی نکالنے لگیں۔ اس حیران کن تبدیلی کی وجہ سے وہ خشکی پر اب بے یار و مددگار ہو کر رہ گئیں۔

ویل مچھلی اگر سمندر کے کنارے پر پھنس جائے تو وہ بمشکل زندہ رہ سکتی ہے۔ پانی میں کشش ثقل کی کمی اور خوراک کی زیادتی کی وجہ سے ویل مچھلی سب سے بڑی مخلوق بن گئی۔ جو کہ ڈائنا سورس سے بھی بڑی ہے۔

نیلی ویلز کے سامنے برونٹو سارس ایسے ہی ہے جیسے سمندری گھوڑے کے سامنے کنڈیالہ چوہا۔ نیلی ویل مچھلی سو فٹ تک بڑھ سکتی ہے۔ اور ۲۵۰۰ لوگوں سے زیادہ وزنی ہوسکتی ہے۔ اس کی زبان ۱۰ فٹ موٹی اور ایک ہاتھی سے زیادہ وزنی ہوتی ہے۔ اس کی بعض رگیں اتنی چوڑی ہوتی ہیں کہ ان میں ایک بچہ آسانی سے تیر سکتا ہے۔ اس کے آدھا ٹن وزنی دل کی دیواریں دو فٹ چوڑی ہوتی ہیں۔ اور اس میں آٹھ ٹن خون پمپ کرتا ہے۔ ویل کے سائز کی وجہ سے اس کی طاقت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ایک نیلی ویل مچھلی اگر ۱۵ ناٹ (KNOT) کی رفتار سے تیر رہی ہو تو وہ ہزار ہارس پاور استعمال کرتی ہے۔

ہمپ بیک ویل اپنا چالیس ٹن وزنی جسم مکمل طور پر پانی کے باہر اچھال سکتی ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گرم رکھنے کے لئے ان کے جسم میں بلبر (BLUBBER) پیدا ہوگئی ہے جو کہ چکنائی کی ایک قسم ہے۔ گرمی بمشکل ہی اس سے باہر نکل سکتی ہے۔ حتی کہ برف کے تودوں میں بھی ویلز کو زیادہ گرمی پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

بلبر خوراک کے ذخیرے کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر گرے ویلز موسم خزاں میں قطب شمالی کو چھوڑتی ہیں اور ۵ ہزار میل کا سفر کر کے کیلیفورنیا آتی ہیں اور پھر واپس الاسکا جاتی ہیں۔ چھ ماہ کے اس سفر کے دوران وہ بہت کم غذا کھاتی ہے اور اپنے جسم کا ۳/۱ حصہ استعمال کر لیتی ہے۔

رفتار:- اتنا بڑا سائز ہونے کے باوجود یہ دیوھیکل جانور بہت تیز سفر کرتا ہے۔ ۱۸ ٹن وزنی سائی ویلز ایک گھنٹہ میں ۲۰ میل کی رفتار سے سفر کر سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر انجنئیرز ویل کو ونڈ ٹنل (TUNNEL WIND) میں ڈال کر دیکھیں تو وہ مشاہدہ کریں گے کہ ویل کا جسم ہوا کی مدافعت کو کم کرنے کے لئے سب سے اعلیٰ ہے۔ اس کی تیز رفتاری کی ایک اور وجہ اس کی جلد ہے جو کہ ڈھیلی، نرم اور گیلی ہوتی ہے۔ کئی سال سے کئی ملکوں کے انجنئیرز (امریکن نیوی کی طرح) اس بات کی ناکام کوشش کر رہے ہیں کہ ایک ہزار ہارس پاور کی ویل مچھلی ان کی دس ہزار ہارس پاور کی آبدوز سے کیوں تیز تیر لیتی ہے؟

غذا:- ایک ویل مچھلی ۹ ہزار پونڈ تک غذا ایک دن میں کھا سکتی ہے۔ بلین ویل ایک ڈائننگ روم جتنا پانی نگل لیتی ہے۔ اور پھر پانی کو دانتوں کے سوراخوں سے نکال دیتی ہے اور غذا جسم کے اندر رہ جاتی ہے۔

ویل مچھلی ایک دن میں تقریباً ۲۴ ملین کیلوری استعمال کرتی ہے۔ بلین ویل ایک سال میں اپنے وزن سے صرف دو یا چار گنا خوراک کھاتی ہے۔ جب کہ ہم میں سے بعض لوگ اپنے وزن سے ۱۵ گنا غذا کھاتے ہیں۔

ویل مچھلی پانی میں رہتے ہوئے بھی مچھلیوں کی طرح رویہ اختیار نہیں کرتی۔ حقیقت میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ویل بہترین انسانی رویئے کا نمونہ ہے۔ اگر آپ ایک اچھا آدمی بننا چاہتے ہیں تو ویل سے سبق حاصل کریں۔

خاندانی نظام:- اکثر ویلز میں خاندانی تعلقات ہوتے ہیں۔ چھوٹی ویل مچھلی اپنے ماں باپ کے پاس ۱۵ سال سے زیادہ عرصہ تک رہتی ہے۔ بعض ویلز گروہوں کی صورت میں رہتی ہیں اور موسم کے مطابق سفر کرتی ہیں اور غذا حاصل کرتی ہیں۔ مشکل کے وقت ویلز ایک دوسرے کا خیال رکھتی ہیں۔ ویلز کا ایک گروہ سفر کے دوران سب سے نوعمر ویل کی رفتار کے مطابق سفر کرتا ہے۔ جب کوئی ویل مچھلی زخمی اور بیمار ہو جائے تو دوسری اسے اکیلا چھوڑنے سے انکار کر دیتی ہیں۔

بعض ویلز زخمی ویلز کو اپنی پشت پر بٹھا کر سانس لینے میں مدد دیتی ہیں۔ اس سلوک کی وجہ سے ویلز کی پیداوار میں کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ کیونکہ ویلز کے شکاری انہیں گروہ کی شکل میں شکار کر لیتے ہیں۔ ویلز کی دوستی اور محبت کو کم نہیں کیا جاسکتا۔

نووا اسکوٹیہ کی ڈلہوزی یونیورسٹی کے پروفیسر ہال وائٹ ہیڈ نے ویلز پر کئی سال تحقیق کی ہے۔ اس نے مشاہدہ کیا کہ دو ویل مچھلیاں اگر ہزار فٹ کے سفر کے بعد بھی سطح پر آئیں تو سانس لیتے وقت اکٹھی ہونگی۔ ویل مچھلی کا بچہ پانی کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ بچے کی ماں بچے کو سانس دلانے کے لئے سطح پر لے کر آتی ہے۔ اکثر دوسری ویل مچھلیاں بھی اس کام میں مدد کرتی ہیں۔ جب تک بچہ تیراکی میں پر اعتماد دکھائی نہ دے ماں اس کی مدد کرتی ہے۔ اس عمل میں عموماً ۳۰ منٹ لگتے ہیں۔ اور اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو ماں اسے اس وقت تک پشت پر اٹھائے رکھتی ہے جب تک اسے دوسرے جانور نہ کھا جائیں۔

تمام دیگر ممالیہ جانوروں کی طرح ویل کے بچے بھی ماں کے دودھ پر گذارہ کرتے ہیں۔ ویل مچھلی نے بچے کو دودھ کی فراہمی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کا خاص طریقہ اختیار کیا ہے۔ جس کے مطابق وہ بچے کو براہ راست منہ کے اندر دودھ ڈالتی ہے۔ کیونکہ بچہ زیادہ دیر تک پانی کے اندر نہیں رہ سکتا۔ نیلی ویل بچے کو تقریباً ۱۳۰ گیلن روزانہ دودھ پلاتی ہے۔ ویل مچھلی کا دودھ ۳۰ فی صد فیٹس اور ۱۰ فی صد حیاتین پر مبنی ہوتا ہے۔ اور بچہ تیزی کے ساتھ نشوونما پاتا ہے۔ ویل کا بچہ دو انچ روزانہ بڑھتا ہے۔ مادہ ویل اپنے بچے کو پیار کرتے ہوئے دیکھی گئی ہے۔ ویل کے فلپر بچوں کو پکڑنے کے لئے ہاتھوں کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ اور مارنے کے لئے بھی ماں استعمال کرتی ہے۔

COUSTEAU JACQUES اپنی کتاب میں ایک واقعہ لکھتا ہے کہ ایک مادہ ویل اپنے بچے کو دھکا دے کر سمندری جہاز سے بچاتی ہے اور بعد میں بچے کو فلپر کے ساتھ کافی دفعہ پٹائی کرتی ہے۔ اس کے مکے بالکل تھپڑوں کی طرح تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ بچے کو سبق سکھانے کے لئے مارے گئے تھے۔

ویل خونخوار نہیں:۔ کئی سو سال تک ویل مچھلی کو خونخوار جانور سمجھا گیا۔ تناسل کے وقت نر ویل ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ ویل کے شکاریوں نے گرے ویل کا نام شیطانی ویل (DEVILFISH) بھی رکھا۔ کیونکہ یہ اپنے بچوں کا بڑا دفاع کرتی ہے۔ کوئی بھی بڑی ویل پرانے زمانے کے لکڑی کے جہاز کو تباہ کر سکتی ہے اگر وہ سمجھے کہ مجھے اس سے خطرہ ہے۔

اب ہمیں پتہ چلا ہے کہ ویل مچھلی بہت شریف جانور ہے۔ COUSTEAU JACQUES نے ویل کے ضبط نفس کی بہت تعریف کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ویل مچھلی کے بارے میں اس کی تحقیق کے کئی سالوں کے دوران اس کی ٹیم کا ایک آدمی بھی ویل سے زخمی نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ ویل کے قریب بھی جاتے تھے۔ حقیقت میں ویل مچھلی آدمی کو تکلیف اور نقصان سے بچانے میں کوشاں رہتی ہے۔ اگرچہ لوگ اپنی غلط فہمی کی وجہ سے اس کو غلط سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ویل مچھلی کی آوازیں جن کو لوگ برا سمجھتے ہیں وہ تو نر اور مادہ میں تمیز کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ ایک خاندان جو کئی مربع میل تک پھیلا ہوا ہو وہ آواز سننے کے ساتھ ہی ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہو جاتے ہیں۔

آواز:۔ ویلز کی آوازیں بہت اونچی ہوتی ہیں۔ نیلی ویلز کی عام آواز ہاتھی کی چیخ جتنی ہوتی ہے۔ اور تقریباً تین میل دور تک سنائی دی جا سکتی ہے۔

یہ بھی شہادت ملی ہے کہ ایک ویل مچھلی کی آواز ٹھنڈے پانی کی تہہ کے ذریعہ سے ہزاروں میل دور دوسری ویل تک پہنچ جاتی ہے۔ ہمپ بیک ویل سب سے اچھی بولنے والی ویل مچھلی ہے۔ یہ ویل مچھلی مزا لینے کے لئے بعض اوقات ۲۲، ۲۳ گھنٹے تک مسلسل گاتی ہے۔ یا شائید مخالف جنس کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے گاتی ہے۔ ایک علاقے میں ایک وقت میں تمام ویلز ایک طرح کے گیت گا رہی ہوتی ہیں۔ لیکن وہ گانے کے ساز کو یاد نہیں رکھ سکیں۔ اس لئے چند سال بعد گانے کا ساز بدل جاتا ہے۔ اور سب سے آخر میں ہٹ ہونے والا گانا حیران کن طریقہ سے پورے سمندر میں گایا جانا شروع ہو جاتا ہے۔

۱۹۸۵ء میں سویت لوگوں نے ایک جگہ میوزک کے ذریعہ تین ہزار ویل مچھلیوں کو بچا لیا۔ ہوا یوں کہ مچھلیاں برف میں پھنس گئیں۔ آئس بریکر نے انہیں بچانے کے لئے برف میں ایک راستہ بنا دیا۔ لیکن متحیر شدہ ویلز انجن کی آوازیں سن کر ڈر گئیں اور اپنی جگہ چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ پھر جہازوں نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ میوزک لگا دیا۔ جب انہوں نے مختلف ساز بجائے تو میوزک کے پیچھے تنگ راستوں سے مچھلیاں تیرتے ہوئے بچ نکل گئیں۔

کچھ عرصہ قبل ویلز کو بچانے کا نظریہ محض بیوقوفی سمجھا جاتا تھا۔ ۱۹۶۲ء میں ۱۷ ملکوں نے ۷۰ ہزار ویلز کو ذبح کیا۔

آجکل قانون کے مطابق ویل کا کمرشل شکار نہیں ہو سکتا۔ صرف جاپان اور ناروے تحقیق کے نام پر ویل کا شکار کرتے ہیں۔

بقیہ ---- 31

Digitized By Khilafat Library Rabwah


# ORGANO

CHEMICALS (Pvt.) Ltd.

**General Order Suppliers**
**of**
**Textile Processing Chemicals**
**&**
**Txt. Printing Pigments.**

**P.O. Box 1057**
**SARFRAZ COLONY**
**FAISALABAD**

**40013 - 45189**
**TELEX 43472**

Digitized By Khilafat Library Rabwah



# چار حرفی کا رونا

رونے میں چار حرف ہی لگتے ہیں۔ اس لئے یہ چاروں طرف سے انسانی زندگی کو گھیرے ہوتے ہے۔ اور یوں لگتا ہے جیسے خدا نے انسان کو صرف رونے کے لئے پیدا کیا ہے۔

بچے کی پیدائش سے پہلے اس کی والدہ روتی ہے کہ اے خدا مجھے اولاد دے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے۔ ذرا بڑا ہوتا ہے تو جب تک باتیں نہیں کرنے لگتا رونے کو ہی ذریعہ اظہار بناتا ہے۔ بچہ جب باتیں کرنے لگتا ہے تو پھر بھی اپنی بات منوانے کے لئے روتا ہے۔ جب بچہ جوان ہوجاتا ہے تو والدین کو اپنی بات منوانے کے لئے رونا پڑتا ہے۔ جب رو پیٹ کر پڑھ جاتا ہے تو ملازمت نہ ملنے کا رونا رونے لگتا ہے۔

شادی ہوتی ہے تو بیوی روتی ہے۔ خاوند یہ رونا روتا ہے کہ اب وہ رو بھی نہیں سکتا۔ شادی کے بعد بیوی اپنے خاوند کا ہی رونا روتی رہتی ہے۔ خاوند کی جب عمر ڈھلتی ہے تو اپنی جوانی یاد کر کرکے روتا ہے۔ پھر دنیا کا رونا روتے روتے ہمیشہ کے لئے چپ ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد تمام لوگ اس کی موت پر رونے لگ جاتے ہیں۔ رونے والوں میں دھاڑیں مار مار کر رونے والے وہ دوست بھی ہوتے ہیں جن کا قرض لوٹانے سے پہلے موصوف خدا کی طرف لوٹ گیا۔

ہر کوئی اس لئے روتا ہے کہ کوئی اسے چپ کرائے۔ اپنے دامن میں اس کے آنسو جذب کرکے اپنائیت کا اظہار کرے۔ رونے والوں کو مختلف طریقوں سے چپ کراتے ہیں۔ کلرک بابو کو چند نوٹ دکھا کر چپ کراتے ہیں۔ لیڈروں کو ہر دم ہجوم کا غم کھائے جاتا ہے۔ وہ سارا سارا دن قوم کے غم میں روتے ہیں۔ انہیں رہ رہ کر رونا آتا ہے کہ انہیں کوئی چپ نہیں کراتا۔ انہیں چپ کرانے کے لئے کرسی دی جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح چھوٹے بچے کو چپ کرانے کے لئے ٹافی یا کھلونا دیا جاتا ہے۔ چند سال بعد جب کرسی سے اتر جاتے ہیں تو قوم ان کو برسوں روتی ہے۔

کہتے ہیں کہ گانا اور رونا ہر کسی کو آتا ہے لیکن ہر کسی کو یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ دوسرا گا رہا ہے یا رو رہا ہے۔ ویسے رونے سے کسی کی شخصیت کے بارے میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مختلف طبقوں کے لوگ اپنے اپنے انداز میں روتے ہیں۔ گلوکار بڑے ترنم سے روتے ہیں۔ شاعروں کا رونا وزن میں ہوتا ہے۔ کبھی لمبی بحر میں اور کبھی چھوٹی بحر میں۔

عورت کا رونا سب سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کب بیٹھے بیٹھے رونے لگے اور کب روتے روتے مسکرا دے۔

ہمارے معاشرے میں رونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آپ ادبی رسالوں میں چھپنے والی مزاحیہ تحریروں کو پڑھ کر رو سکتے ہیں۔ کامیڈی فلمیں دیکھ کر آپ کو رونا آئے گا۔

ہمارے ہاں رونے کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی کے نصیب میں نہیں ہے۔ جن کو کھانا نہیں ملتا وہ کھانے کے لئے رو رہے ہیں۔ جنہیں پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوتا ہے وہ کھاتے ہوتے روتے ہیں۔ باقی کھا کر روتے ہیں۔ جب بھی کچھ شخص مل بیٹھتے ہیں ہر کوئی اپنا رونا رونے لگتا ہے۔ کبھی کبھی تو مظلوم کو روتا دیکھ کر آسمان کی آنکھیں بھی بھر آتی ہیں۔ وہ ٹوٹ کر اتنا روتا ہے کہ دریا بہہ نکلتے ہیں۔ ظالم اس طرح نیست و نابود ہوتے ہیں کہ ان کو رونے والا کوئی نہیں ہوتا۔ رونے کا عمل جانداروں تک ہی محدود نہیں۔ میں نے رات کو آسمان کی پلکوں پر ستاروں کی صورت لرزتے آنسو دیکھے ہیں جو صبح ہوتے ہی شبنم کی صورت بکھر جاتے ہیں۔ جب کبھی بادل آسمان کو پوری طرح ڈھانپ لیتا ہے تو پھر آسمان کی گھٹی گھٹی سی چیخیں اور بادل کے غرانے کی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔ جب یہ سب آسمان کے بس سے باہر ہوجاتا ہے تو زار و قطار رونے لگتا ہے۔ اس کی پلکوں پر ٹکے قطرے ٹپ ٹپ زمین پر گرنے لگتے ہیں۔

کائنات کی ہر شے روتی ہے۔ ہوائیں بھی سسکیاں بھرتی ہیں، میں اکثر گلاس میں ٹھنڈا پانی ڈال کر اسے ٹھنڈا ہوتے دیکھتا ہوں، تو اس کی سطح سے ٹکرانے والے ہوا کے جھونکے گلاس کو یوں تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہوتا نہیں دیکھ سکتے اور ان کی آنکھوں

میں آنسو آجاتے ہیں۔ جو گلاس کی بیرونی سطح پر پھیل جاتے ہیں۔
رونے کا عمل صرف غمی کے باعث ہی نہیں۔ خوشی کے موقع پر بھی آنسو چھلک پڑتے ہیں۔ جب کوئی بچھڑتا ہے تو آنکھوں کا کاجل بھیگ جاتا ہے۔ جب کوئی بچھڑا ملتا ہے تو پھر آنکھیں چھلک پڑتی ہیں۔ (مرسلہ۔ منصور احمد خان۔ لاہور۔ بشکریہ "فاران" ۱۹۸۹ء)

بقیہ از ----- 41

جس سے وہ منزل کو قریب محسوس کرنے لگے ہیں۔ اس وقت سفید فام اور سیاہ فام راہنماؤں کے درمیان مذاکرات جاری ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اپنی رہائی کے بعد نیلسن منڈیلا، کس طرح سیاہ فاموں کو سفید فاموں کے چنگل سے رہائی دلاتے ہیں۔
نیلسن منڈیلا کو دنیا بھر سے مبارکباد کے پیغام موصول ہوئے ہیں۔ ایسا ہی ایک پیغام ہمارے پیارے امام نے بھی نیلسن منڈیلا کو ارسال کیا ہے۔ (عبداللہ پاشا۔ کروندی۔ ضلع خیر پور سندھ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# تحریک وقف نو

**وقف زندگی کی عظیم الشان تحریک**
**۳۔ اپریل ۱۹۸۷ء تا ۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء**

۳۔ اپریل ۱۹۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ آئندہ دو سال کے دوران پیدا ہونے والے بچوں کو وقف کے لئے پیش کیا جائے۔ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالی نے تحریک وقف نو کی معیاد کو مزید دو سال کے لئے بڑھادیا۔
حضور نے فرمایا "یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کے لئے خدا کے حضور پیش کرنا ہے۔ جماعت کا ہر طبقہ اس تحفہ کے لئے تیار ہونا چاہیئے"۔
حضور ایدہ اللہ تعالی کی خواہش ہے کہ یہ تعداد ۵۰۰۰ ہونی چاہیئے۔ اب تک یہ تعداد ۳۳۰۰ تک پہنچی ہے۔ ابھی ۱۷۰۰ کی کمی ہے جب کہ صرف ایک سال کا عرصہ باقی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ پیارے امام کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنے بچے اس بابرکت اور تاریخی تحریک میں پیش کریں اور خدا اور اس کے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رضا کا باعث بنیں۔ کیونکہ یہ بچے آپ صرف اور صرف خدا کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔
بچوں کے کوائف وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ پاکستان کو ارسال کریں۔

والسلام
خاکسار
وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# سن سٹروک

بعض اوقات سخت گرمی میں کام کرتے وقت گرمی کا اثر بعض لوگوں پر معمول سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کو بعض اوقات اچانک تیز بخار ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سورج کی گرمی یا مصنوعی گرمی دماغ کی ایک مخصوص جگہ یا MEDULLA پر پڑتی ہے۔

دماغ کے ایک حصے میں جسم کی حرارت کو کنٹرول کرنے کا ایک سنٹر ہوتا ہے۔ زیادہ گرمی کے اثرات سے اس سنٹر کا نظام بگڑ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسانی جسم کی حرارت ایک دم بڑھنے لگتی ہے۔ ایسی حالت میں بخار خطرناک حد تک بڑھ سکتا ہے یعنی 105 فارن ہائیٹ یا زائد۔ بعض اوقات بخار اتنا زیادہ نہیں ہوتا لیکن مریض نڈھال ہو جاتا ہے اور بلڈ پریشر گر جاتا ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ نبض کمزور اور تیز ہو جاتی ہے۔ مریض یکدم بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات سانس رک جاتا ہے اور قلب فیل ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ پہلے سے بیمار ہوتے ہیں، یا کمزور ہوتے ہیں یا بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں یا ان میں نمک اور پانی کی کمی ہوتی ہے۔ ان حالات میں SUN STROK یا HEAT EXHAUSTION کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

علامات

1۔ مریض نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے۔
2۔ MUSCLE میں سخت درد ہوتا ہے۔ (خاص طور پر پیٹ میں)
3۔ مریض کی جلد کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے۔
4۔ ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں۔
5۔ دل گھبرانے لگتا ہے۔
6۔ ذہنی پریشانی محسوس ہوتی ہے۔
7۔ سر چکرانے لگتا ہے۔
8۔ بلڈ پریشر گر جاتا ہے۔
9۔ بعض اوقات بخار خطرناک حد تک تیز ہو جاتا ہے۔

فرسٹ ایڈ

سب سے پہلے مریض کو کسی ٹھنڈی جگہ منتقل کریں۔ مریض کے کپڑوں اور جوتوں کو اتار دیں یا ان کو ڈھیلا کر دیں۔ مریض کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوں کی مالش کریں۔ تاکہ دوران خون (CIRCULATIONBLOOD) جاری رہے۔

مریض کو برف والے پانی میں اس وقت تک غسل دیتے رہیں جب تک اس کا درجہ حرارت (BODY _ TEMP) 102 فارن ہائیٹ تک نہ پہنچ جائے۔

مریض کو نمک ملا پانی پلاتے رہیں۔ تاکہ نمکیات اور پانی کی قلت کو پورا کیا جاسکے۔

مریض کو کسی ہوا دار ایمبولینس یا کسی کھلی جیپ پر ہسپتال میں منتقل کیا جائے۔

لیکن بہتر یہ بھی ہے کہ آپ سخت گرمی میں ننگے سر باہر نہ نکلیں اور اگر نکلیں تو سر ڈھانپ کر جائیں۔ پانی اور ٹھنڈے مشروبات یعنی سکنجبین وغیرہ کا استعمال کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

خالد کی اشاعت بڑھا کر اس کی مالی حالت کو مضبوط بنانے میں ادارہ سے تعاون کیجئے!
(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# خدام الاحمدیہ کے پچاس سال

## ایک مختصر جائزہ

مرتبہ: ڈاکٹر سلطان احمد مبشر

## 1983

22، اپریل تا 5 مئی: خلافت رابعہ کی پہلی تربیتی کلاس
16، جولائی: سرائے خدمت کی دوسری منزل کا سنگ بنیاد
18، اگست: قائد علاقہ امریکہ ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کی ڈیٹرائیٹ میں شہادت۔ حضور کا معرکۃ الآرا خطبہ
18 تا 20، اگست: مجالس کینیڈا کا دوسرا سالانہ اجتماع
12، اگست: سنگاپور میں قائدین انڈونیشیا، ملائیشیا اور سنگاپور کے اجلاس میں حضور کی شرکت
20، ستمبر: فجی کی مجالس شوریٰ میں نصف سے زائد نمائندے حضور نے مجالس خدام الاحمدیہ کے مقرر فرمائے۔ آسٹریلیا میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام اور حضور کی طرف سے قائد کی نامزدگی۔
4،5، نومبر: مجالس ملائیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع۔
5،6، نومبر: مجلس جاپان کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس

## 1984ء

اپریل: احمدیت کے خلاف جنرل ضیاء کا ظالمانہ آرڈیننس اور خدام کی طرف سے ہنگامی ڈیوٹیوں کی انجام دہی۔
27، 29، جولائی: ہنسلو میں پہلا یورپین سالانہ اجتماع

## 1985ء

جنوری، فروری: ضیاء الاسلام پریس کی بندش کی وجہ سے رسائل تشحیذ و خالد نہ چھپ سکے۔
18، مئی: مجالس انگلستان کا 26 میل پیدل سفر کا مقابلہ
23، جون: شعبہ امور طلبہ مرکزیہ کے تحت انٹرمیڈیٹ کے طلباء کے لئے فری کوچنگ کلاس
3،4، اگست: ناصر باغ میں مجلس جرمنی کا پہلا سالانہ اجتماع
25، 28، اگست: دوسرا یورپین سالانہ اجتماع۔
12 ممالک کے 9 سو سے زائد خدام کی شرکت، خیمہ جات کی پہلی بار تنصیب۔ 7 مجالس کے خدام سائیکلوں پر آئے۔
11، 12، اکتوبر: مجالس سیرالیون کا دوسرا سالانہ اجتماع

## 1986ء

25 اپریل تا 28 مئی: ایک سال کے تعطل کے بعد مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد
8 تا 10 مئی: مجلس جرمنی کے اجتماع پر پہلی بار مجلس شوریٰ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## 1987ء

24 تا 28 جنوری: شعبہ صحت جسمانی مرکزیہ کے تحت انڈور گیمز کا ٹورنامنٹ۔ پہلی بار بیرون از ربوہ کھلاڑیوں کی شرکت

مجلس کراچی کے سوونیر کی اشاعت اور حضور کا پیغام

21 تا 23 مارچ: سیمینار حضرت مسیح موعود اور ایوان محمود میں نمائش

11 جون تا 11، اکتوبر: صدر مجلس مرکزیہ کا دورہ یورپ، امریکہ اور مغربی افریقہ

## 1988ء

22، 24، مارچ: ایوان محمود میں سیمینار حضرت مسیح موعود اور مشاعرہ

جون: ایوان محمود میں آتش زدگی کا سانحہ

26، 29، دسمبر: ایوان محمود کے دور جدید کا آغاز۔ سیمینار سیرت النبی اور نعتیہ مشاعرہ کے ساتھ کیا گیا۔

خدام الاحمدیہ کے پچاس سال پورے ہونے پر

ایک ایمبولینس کا اجراء

اشاعت قرآن عظیم کی سکیم میں خدام الاحمدیہ کا عطیہ

اسیران ٹرسٹ کا قیام

---

بقیہ از ----- 25

۱۹۸۹ء میں ۴۰۰ ویلز کا شکار ہوا۔ ویل کی پیداوار کی عالمی تجارت پر پابندی ہے۔ اور ویل کو پسند کرنے والے ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔

ویل کا انسان کے ساتھ تعلق بہت پرانا ہے۔ مثال کے طور پر بائبل میں ویل کو پہلے جانور کے طور پر پیش کیا ہے:۔

"اور خدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں (ویل) کو اور ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پیدا ہوتے ہیں ان کی جنس کے موافق ---- پیدا کیا"۔ (پیدائش ۱۲/۱)

اس زمانے میں ویل مچھلی کی حفاظت کے لئے کچھ اقدامات کر لئے گئے ہیں اور اس کے شکار پر پابندی لگادی گئی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خدا کی اس معصوم مخلوق کو آگے بڑھنے میں مدد دیں اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

(بشکریہ ریڈرز ڈائجسٹ اپریل ۱۹۹۰ء)

## خدام بھائی متوجہ ہوں

۱۔ مرکزی امتحان کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

۲۔ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ہمدردئ خلق" مقرر ہے۔ جس کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۹۰ء ہے۔

۳۔ سالانہ مقالہ کا عنوان "سیرت حضرت مسیح موعود---۔ حقوق العباد کی روشنی میں" ہے اس کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۹۰ء ہے۔

۴۔ جولائی میں مطالعہ کے لئے مقررہ کتاب "لیکچر لاہور" ہے۔

مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

قسط ۲

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# دیر ہے پر اندھیر نہیں

تحریر، جارج ایلیٹ - ترجمہ و تلخیص - پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

## گھوڑے کا انجام

اگلے روز صبح سویرے ڈنسٹن گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی منزل کی طرف چل دیا۔ جب وہ پتھر نکالنے والے گڑھے کے قریب واقع مارنر کے جھونپڑے کے پاس پہنچا تو اس کے دل میں یکدم خیال گزرا کہ اس بوڑھے اور احمق پارچہ باف کے پاس بے پناہ دولت ہے جو اس نے کہیں چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔

جب وہ اپنی منزل پر پہنچا تو خوش قسمتی سے برائس اور کیٹنگ دونوں وہاں پر موجود تھے۔ برائس نے اسے دیکھتے ہی کہا "آج تو تم اپنے بھائی کے گھوڑے پر سوار ہو"۔ ڈنسٹن نے جھوٹ موٹ جواب دیا "میں نے اپنا گھوڑا اپنے بھائی کے گھوڑے کے ساتھ بدل لیا ہے۔ اب یہ میرا ہے"۔ برائس نے اس کے جھوٹ کو بھانپتے ہوئے کہا "اگر تمہیں اس کے سو پونڈ بھی مل جائیں تو تم بہت خوش قسمت ہوگے"۔ اتنے میں کیٹنگ بھی وہاں پہنچ گیا۔ آخر برائس کے ساتھ سودا ایک سو بیس پونڈ پر طے پا گیا اس شرط پر کہ رقم کی ادائیگی اس وقت ہوگی جب بیدرلے اصطبل پر گھوڑا صحیح سلامت برائس کے حوالے کر دیا جائے گا۔

ڈنسی کے دل میں خیال آیا کہ وہ شکار کا ارادہ ترک کر دے اور فوراً بیدرلے کے لئے روانہ ہو جائے۔ وہاں برائس کے آنے پر گھوڑے کی قیمت وصول کر کے رقم جیب میں ڈالے گا اور کرائے کے گھوڑے پر گھر لوٹ جائے گا۔ لیکن سودے کی کامیابی اور گھوڑے کو دوڑ لگوانے کی ترنگ میں ڈنسی نے گھوڑے کو لکڑی کی ایک باڑ پر چھلانگ لگوادی۔ بد قسمتی سے گھوڑا بری طرح باڑ پر جا گرا ڈنسی تو بچ گیا لیکن بیچارہ گھوڑا وہیں پر دم توڑ گیا۔

## ایک بار پھر ویرانی

ڈنسٹن کو گھر جا کر یہ بری خبر سنانے کے خیال سے کوئی ملال یا خوف پیدا نہ ہوا کیونکہ اس نے یہ ترکیب سوچی کہ اپنے بڑے بھائی گاڈفرے کا دھیان اس طرف لگائے گا کہ وہ مارنر سے کچھ رقم ادھار لے لے۔

اس وقت تقریباً چار بجے کا عمل تھا اور بوندا باندی کا سا سماں ہو رہا تھا۔ ڈنسٹن تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔ جب وہ بالآخر ریوالو کی جانی پہچانی گلیوں میں پہنچا تو اس نے اس بات کو اپنی خوش قسمتی پر محمول کیا کہ راستے میں اس کی ملاقات کسی شخص سے نہیں ہوئی۔ جب وہ پتھروں والے گڑھے کے قریب پہنچا تو اسے دور سے ایک روشنی دکھائی دی جو اس کے خیال میں مارنر کے گھر سے آرہی تھی۔ سفر کے دوران اس کے دماغ پر یہ خیال پیہم چھایا رہا تھا کہ مارنر کے جھونپڑے میں بے پناہ دولت چھپی ہوئی ہے اور وہ برابر ایسا طریقہ سوچ رہا تھا جس سے وہ بوڑھے پارچہ باف سے رقم ہتھیالے۔ اس لئے وہ عمداً مارنر کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے دروازے پر زور سے دستک دی تاکہ بوڑھا مارنر اس زوردار اور اچانک آواز سے کچھ سہم جائے۔ لیکن اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ کیا مارنر نیند کی آغوش میں چلا گیا ہے؟ اگر ایسی بات ہے تو اس نے اندر سے روشنی کیوں نہیں بجھائی؟ اس کنجوس آدمی سے یہ کیسی بھول ہوگئی؟ اب ڈنسٹن نے اور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر کنڈی کھولنے کی کوشش کی تو اس کی حیرت کی حد نہ رہی کہ دروازہ اندر سے کھلا تھا۔ وہ اندر داخل ہوا تو ایک کونے میں آگ جل رہی تھی جس کی روشنی میں بستر، کارگہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah



، تین کرسیاں اور میز صاف نظر آرہے تھے۔ اسے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ مارنر وہاں پر نہیں ہے۔
ڈنسٹن کے دل میں ایک دم خیال پیدا ہوا "مال کہاں پڑا ہے"؟ اس نے سن رکھا تھا کہ جھونپڑیوں میں رہنے والے اپنی دولت تین ہی جگہوں پر چھپا کر رکھتے ہیں۔ گھاس کے ڈھیر کے نیچے، بستر کے اندر یا پھر فرش کے نیچے کسی گڑھے میں۔ مارنر کے جھونپڑے میں خشک گھاس موجود نہیں تھی۔ ڈانسٹن فوراً چارپائی کی طرف بڑھا اور اس کی آنکھیں پورے فرش کا جائزہ لینے لگیں۔ آگ کی روشنی میں اسے تھوڑی سی ریت کے نیچے اینٹیں رکھی صاف نظر آرہی تھیں۔ وہ فوراً وہاں پہنچا۔ اس نے ریت ہٹا کر اینٹوں کو اٹھایا تو نیچے چمڑے کے دو بیگ پڑے تھے۔ تھیلوں کا وزن بتارہا تھا کہ ان میں اشرفیاں بھری ہیں۔ اس نے تھیلے قابو کئے۔ اینٹوں کو واپس رکھا اور اوپر ریت پھیلا دی۔ اس ساری کارروائی پر بمشکل پانچ منٹ صرف ہوئے۔ اس نے گھر سے نکل کر دروازہ بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا روشنی کی چمک سے دور نکل گیا۔ اب بارش اور تاریکی تیز ہوگئے تھے۔ ڈانسٹن کو اس ماحول سے بڑی خوشی ہوئی۔

## قیامت سے بے خبر

جب ڈنسٹن جھونپڑے سے نکل کر دوسری جانب مڑا اس وقت مارنر اپنے گھر سے سو گز سے بھی کم فاصلے پر تھا۔ وہ کندھے پر ایک بوری اٹھائے اور ہاتھ میں لالٹین پکڑے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا گاؤں سے واپس آرہا تھا جب وہ اپنے دروازے پر پہنچا تو اسے ایک گونہ تسلی ہوئی کہ اس کا سفر اختتام کو پہنچا۔ جب وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اسے ہر چیز جوں کی توں پڑی نظر آئی۔ اس نے لالٹین ایک طرف رکھی اور بوری اور اپنا ہیٹ اتار کر نیچے رکھ دیئے اور آگ کے قریب بیٹھ کر رات کے کھانے کے لئے کچھ گوشت گرم کرنے لگ گیا۔
تھوڑی دیر بعد اسے خیال آیا کہ وہ سونے کی اشرفیوں کو میز پر پھیلا دے تاکہ وہ کھانے کے دوران سونے کے نظارے سے اپنی آنکھوں کو بھی راحت اور فرحت پہنچا سکے۔ وہ اٹھ کر کارگہ کی طرف گیا۔ اس نے ریت ہٹائی اور اینٹوں کو ایک طرف کیا لیکن وہاں خالی گڑھا دیکھ کر اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا لیکن یہ بات کہ اس کا خزانہ لٹ گیا ہے یکدم اس کے ذہن میں نہ آئی۔ اس نے اس گڑھے میں اپنے ہاتھ ہر طرف گھمائے اور اپنے آپ کو تسلی دینے لگا کہ شائید اسے وہ تھیلے نظر نہیں آرہے لیکن اس کے ہاتھ کچھ بھی نہ لگا۔ وہ زور زور سے کانپ رہا تھا۔ وہ اسی حالت میں اٹھا اور میز پر دیکھنے لگا کہ وہ اشرفیاں وہاں نہ پڑی ہوں لیکن وہاں تو کچھ بھی نہ تھا۔ پھر اس نے سارا جھونپڑا چھان مارا اور ہر چیز کو کھنگال ڈالا لیکن اشرفیاں کہیں نظر نہ آئیں ---- اس نے ایک چیخ ماری جس میں بلا کا درد تھا۔ آخر جب ساری جھوٹی امیدیں جاتی رہیں اور مارنر کو مال چوری ہوجانے کا یقین آگیا تو اس کے دل میں چور کا خیال آنے لگا۔ ہو سکتا ہے کہ چور پکڑا جائے اور اس کی دولت دوبارہ مل جائے۔ اس نے تمام ہمسائیوں کے متعلق غور کرنا شروع کیا۔ کیا کسی کے ساتھ کوئی ایسی بات ہوئی تھی جس سے شبہ کی گنجائش پیدا ہو سکے؟۔ ان میں ایک جم روڈنی بھی تھا جو عادی مویشی چور اور بدنام شخص تھا۔ وہ کئی دفعہ کھیتوں کو جاتے ہوئے مارنر کو ملا تھا اور اس کی دولت کے بارے میں مذاق ہی مذاق میں کئی باتیں کہی تھیں۔ مارنر نے سوچا کہ جم کو ڈھونڈ کر رقم واپس لی جاسکتی ہے۔ وہ اسے کوئی سزا نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ تو صرف یہ چاہتا تھا کہ اسے اس کی اشرفیاں واپس مل جائیں جو تھوڑی دیر پہلے چوری ہوگئی تھیں اور جس کی وجہ سے اس کی حالت اس مسافر کی سی ہوگئی تھی جو کسی انجانے صحرا میں بالکل تنہا رہ جائے۔ مارنر نے دل میں ٹھان لی کہ چور کو ضرور پکڑنا چاہئے۔ وہ اپنے نقصان کا اعلان کرنا چاہتا تھا تاکہ گاؤں کے عمائدین --- پادری ---- داروغہ اور رئیس کیس اس کا چوری شدہ مال جم راڈنی یا کسی اور سے واپس دلوا دیں۔

## امید کی کرن

اس امید پر وہ بارش میں ہی نکل کھڑا ہوا۔ اس نے اپنا سر

Digitized By Khilafat Library Rabwah



ڈھانپنے اور دروازہ تک بند کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی کیونکہ اب وہ محسوس کرتا تھا کہ کچھ اور کھونے کے لئے اس کے پاس کچھ باقی نہیں رہا۔ آخر وہ رین بو نامی بلڈنگ کے پاس پہنچ گیا۔ مارنر کی نظر میں رین بو امیر کبیر لوگوں کا عشرت کدہ تھا۔ وہاں اسے ایسے لوگوں سے ملنے کی امید تھی جو ریوالو کے بااختیار اور باوقار لوگ سمجھے جاتے تھے اور جن سے وہ اپنے نقصان کا ذکر کرسکتا تھا۔ لیکن آج وہاں پر ان عمائدین میں سے کوئی نہیں تھا کیونکہ وہ سب مسز آس گڑ کے ہاں اس کی سالگرہ کی پارٹی میں شمولیت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ البتہ جب مارنر رین بو کے اندر داخل ہوا تو وہاں عام قسم کے لوگ موجود تھے۔

ان بے فکروں کی محفل میں مارنر کا اچانک اور بے دھڑک چلے آنا سب کے لئے اچنبھے کی بات تھی۔ صاحب خانہ مسٹر سنیل (SNEEL) نے دریافت کیا "مارنر! تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے۔ تم یہاں کیسے چلے آئے"۔ مارنر نے ہانپتے ہوئے کہا "میں لٹ گیا ہوں۔ میں داروغہ اور جج اور رئیس کیس سے ملنا چاہتا ہوں"۔ صاحب خانہ مسٹر سنیل نے فوراً کہا "جم روڈنی! اسے پکڑلو۔ میرے خیال میں اس کا دماغ چل گیا ہے"۔ یہ سنتے ہی مارنر نے جم کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بڑی لجاجت سے کہا "اگر تم نے تم نے میری رقم چرائی ہے تو مجھے واپس کر دو۔ میں تمہارے ساتھ کوئی تکرار نہیں کروں گا۔۔۔۔ میں داروغہ سے اس کا ذکر تک نہیں کروں گا میں تمہیں ایک اشرفی انعام میں دوں گا"۔ جم نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا "میں نے تمہاری رقم چوری کی ہے؟ اگر تم نے اب یہ بات کی تو میں کپّا اٹھا کر تمہاری آنکھ پر دے ماروں گا"۔ اس پر صاحب خانہ مسٹر سنیل اٹھا اور مارنر کو کندھے سے پکڑتے ہوئے بولا "اگر تمہارے پاس اس بات کی اطلاع ہے تو بتاؤ اور ثابت کرو کہ تمہارا دماغ درست ہے"۔ مارنر نے سوالات کی بوچھاڑ میں سارا قصہ بیان کیا۔ تب صاحب خانہ نے کہا "جم راڈنی نے یہ کام نہیں کیا مارنر! تمہیں غریب جم راڈنی کو شک کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ وہ تو بہت دیر سے یہاں بیٹھا ہے"۔

یہ باتیں سن کر مارنر اپنی جگہ سے اٹھ کر جم کے قریب آیا اور کہنے لگا "میں غلطی پر تھا۔ ہاں ہاں مجھے پہلے سوچنا چاہیئے تھا جم! تمہارے خلاف کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ تم دوسروں کی نسبت میرے گھر زیادہ آتے تھے۔ اس لئے تمہارا نام فوراً میرے ذہن میں آگیا۔ میں تمہیں کوئی الزام نہیں دیتا۔ میں کسی کو بھی الزام نہیں دیتا"۔ حاضرین میں سے گھوڑے کا نعل بند بولا "میارا خیال ہے کہ یہاں سے دو سیانے آدمی تمہارے ساتھ جانے چاہئیں جو تمہیں داروغہ ماسٹر کینچ کے پاس لے جائیں۔ وہ آجکل بیمار ہے اس لئے اسے چاہیئے کہ ہم میں سے ایک کو اپنا نائب مقرر کردے۔ مسٹر کینچ کا گھر زیادہ دور نہیں ہے اور اگر وہ مجھے اپنا نائب مقرر کردے تو میں تمہارے ساتھ تمہارے گھر پر جاکر ہر چیز کا معائنہ کروں گا"۔ آخر صاحب خانہ کی تجویز پر مسٹر ڈولس (DOWLAS - MR) نے دوسرے ساتھی کے طور پر جانے کی حامی بھرلی۔ اور غریب مارنر اپنے ان دونوں ساتھیوں سمیت وہاں سے باہر نکل کر پھر سے بارش میں چل پڑا۔

## پھر وہی مایوسی

جب آدھی رات کے قریب گاڈفرے مسز آس گڈ کی پارٹی سے واپس ہوا تو اسے یہ جان کر زیادہ حیرت نہیں ہوئی کہ اس کا بھائی ڈنسٹن ابھی تک واپس نہیں لوٹا تھا۔ غالباً وہ گھوڑا فروخت نہیں کرسکا تھا۔ اور دوسرے موقع کی تلاش میں تھا۔

اگلے روز سارے گاؤں میں چوری کی واردات کی وجہ سے جوش و تشویش تھی۔ اور دوسرے لوگوں کی طرح گارڈ فرے بھی اس افسوس ناک واقعہ سے متعلق خبریں سننے اور ان پر تبصرہ کرنے میں مصروف تھا۔ بارش کی وجہ سے چور کے قدموں کے نشان بالکل مٹ چکے تھے۔ اور مارنر پھر سے مایوسی کا شکار ہوگیا۔ ادھر ڈنسٹن اور گھوڑے کے متعلق گارڈ فرے کی تشویش بڑھتی جاتی تھی۔ اس پر یہ خوف طاری ہو چلا تھا کہ ممکن ہے ڈنسٹن مہینے کے آخر پر گھر لوٹے جب کہ گھوڑے کی کمائی کسی فضول خرچی کی بھینٹ چڑھ چکی ہو۔ اب اسے اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا کہ اس نے اپنا گھوڑا ڈنسٹن کے سپرد کیوں کیا تھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah



اس لئے وہ اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔
اچانک اسے گھوڑے کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ لیکن جب گھوڑا اور اس کا سوار نمودار ہوئے تو نہ یہ گاڈ فرے کا گھوڑا تھا اور نہ ہی سوار اس کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ برائس تھا جس نے گاڈ فرے سے بات کرنے کے لئے اپنے گھوڑے کو لگام دی۔ "ہاں تو مسٹر گاڈ فرے! تمہارا بھائی ڈنسٹن بہت خوش قسمت آدمی ہے"۔ گاڈ فرے نے فوراً کہا "کیا مطلب"؟ برائس نے کہا "تو کیا وہ ابھی تک گھر نہیں پہنچا"؟ گاڈ فرے بولا "گھر؟ نہیں تو! جلد بتاؤ کیا بات ہے۔ اس نے میرے گھوڑے کا کیا کیا"؟۔ اس پر برائس نے کہا "بات یہ ہے کہ میں نے اس سے گھوڑے کا سودا کر لیا تھا۔ لیکن معلوم ہے اس نے کیا کیا؟ اس نے اسے لکڑی کی ایک باڑھ سے چھلانگ لگوادی جس کے سامنے ایک کھائی تھی۔ بیچارہ گھوڑا باڑھ پر گر کر مر گیا۔ کیا وہ گھر واپس نہیں آیا"؟ گاڈ فرے نے جواب دیا "نہیں! اور بہتر ہے کہ وہ گھر سے دور ہی رہے!"

## غلطی کا اعتراف

گاڈ فرے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے گھر کی طرف مڑا۔ اس نے دل میں یہ عہد کیا کہ وہ اپنے والد کو ساری بات بتادے گا اور اپنے بھائی ڈنسٹن کو کرائے کی رقم دینے کا اعتراف کرے گا۔ اگلے روز گاڈ فرے ناشتے سے فارغ ہو کر وہیں کھانے کے کمرے میں رک گیا اور اپنے والد کا انتظار کرنے لگا جو سیر کے لئے باہر گیا ہوا تھا۔
جونہی رئیس کیس کمرے میں داخل ہوا اس کی نظر اپنے بیٹے گاڈ فرے پر پڑی۔ "کیا تم نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا؟" رئیس نے پوچھا۔ "جی! میں نے ناشتہ تو کر لیا ہے لیکن میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں"۔ "اچھا کیا بات ہے؟" اس پر گاڈ فرے بولا "وائلڈ فائر (گھوڑے) کو پرسوں رات خطرناک حادثہ پیش آیا۔" رئیس نے پوچھا "کیا اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں ہیں؟"۔ "اس سے بھی بڑا حادثہ ہے۔ وہ لکڑی کی باڑ پر بری طرح گرا اور مر گیا۔ اس طرح اس کو بیچ کر جو رقم میں نے آپ کو ادا کرنی تھی اس کی اب کوئی صورت نہیں بنتی۔ دراصل ڈنسی اسے مجھ سے لے کر بیچنے گیا تھا۔ اور جب وہ برائس کے ساتھ ایک سو بیس پونڈ پر سودا کر چکا تو اس نے گھوڑے کو ایک لمبی چھلانگ لگوائی جس سے اس کا کام تمام ہو گیا ورنہ میں آج صبح آپ کو سو پونڈ ادا کر دیتا"۔ رئیس کیس یہ سب کچھ سن کر حیرت سے اپنے بیٹے کا منہ دیکھنے لگا۔ گاڈ فرے پھر بولا "مجھے بڑا دکھ ہے اور اس میں قصور میرا ہی ہے۔ فاؤلر نے مجھے آپ کے لئے سو پونڈ دیئے تھے لیکن وہ رقم ڈنسی نے مجھ سے لے لی"۔ رئیس کیس غصے سے لال پیلا ہو کر کہنے لگا "تم نے میری رقم ڈنسی کو کیوں دی تھی اور ڈنسی ہے کہاں؟ جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ میں اس سے اس رقم کا حساب پوچھونگا"۔ "ڈنسی تو ابھی واپس نہیں آیا جناب عالی! لیکن مجھے امید ہے وہ جلد ہی آجائے گا"۔ اس پر رئیس نے کہا "تم لوگوں کے طور طریقے ٹھیک نہیں ہیں۔ میرے دادا کے اصطبل میں گھوڑے بھرے رہتے تھے لیکن تم چاروں بھائی بالکل نکمے ہو۔ اب مجھے تم لوگوں سے سختی کرنا پڑے گی اور میں سب سے زیادہ تمہارے ساتھ سختی سے پیش آؤں گا۔ تمہیں تو میرے کاموں میں میرا ہاتھ بٹانا چاہیئے تھا"۔ گاڈ فرے نے کہا "جناب! میں تو نظم و نسق کے سلسلہ میں کئی بار آپ کو اپنی خدمات پیش کر چکا ہوں لیکن آپ نے ہمیشہ انہیں شک کی نگاہ سے دیکھا"۔ رئیس بولا "مجھے کچھ یاد نہیں کہ تم نے کیا خدمات پیش کیں جن کا میں نے برا منایا۔ ہاں ایک بات مجھے یاد ہے کہ جب تم نے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جیسا کہ بعض والدین کرتے ہیں۔ میں نے تمہیں سیماٹر کی بیٹی (NANCY) کے ساتھ شادی کرنے کی بخوشی اجازت دے دی تھی لیکن میرا خیال ہے تم نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے"۔
گاڈ فرے نے جواب دیا "نہیں نہیں میں اس کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرنا چاہتا"۔ رئیس نے جواب میں کہا "ٹھیک ہے اب اس کا بندوبست کرو۔ اب تم جاسکتے ہو اور ون تھروپ سے کہو کہ میرا انتظار کرے اور گھوڑا تیار رکھے"

## مجرم کی رسی دراز

جوں جوں دن گزرتے گئے مارنر کے مال کی چوری کے متعلق

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لوگوں کا جوش و دلچسپی ماند پڑتے گئے۔ گاؤں سے ڈنسٹن کی طویل غیر حاضری کو کوئی اہمیت نہ دی گئی کیونکہ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کا اپنے باپ سے جھگڑا ہو گیا تھا اور وہ کہیں باہر چلا گیا ہے۔ نہ جانے کہاں ؟ اور کبھی خود ہی گاؤں لوٹ آئے گا اور پھر سے لہو ولعب میں لگ جائے گا۔ اس کے اپنے کنبہ میں بھی یہی قیاس آرائی کی جارہی تھی اس استثناء کے ساتھ کہ اس کا والد اس سے بہت نالاں تھا اور اسکا دوبارہ گھر میں گھسنا ممکن نہیں تھا۔ اگرچہ ڈنسی کا گاؤں سے غائب ہونا اور مارنر کی اشرفیوں کا چوری ہونا ایک ہی رات کا وقوعہ تھا لیکن کسی کے ذہن میں ان کا آپس میں تعلق جوڑنے کا واہمہ تک نہیں گزرا حتی کہ گاڈفرے کو بھی کوئی ایسا گماں نہیں گزرا۔ اسے گزشتہ بارہ برس سے پارچہ باف مارنر کے متعلق دونوں بھائیوں کا کوئی مشترکہ مذاق یا پھبتی یاد نہیں تھی۔ اس کا پختہ خیال تھا کہ وائلڈ فائر (گھوڑا) کے حادثہ کے بعد وہ کسی واقف کار کے ہاں جا چھپا تھا۔

## اشکوں کی آواز نہ سن

اس دردناک واقعہ کے متعلق گاؤں والوں کا ردعمل کم ہونے کے باوجود مارنر اس صدمہ کے باعث بے حال تھا۔ گو کارگہ اپنی جگہ پر ہی تھی ۔ پارچہ بافی کا کام بھی جاری تھا۔ کپڑوں پر مختلف شکلیں اور نمونے برابر ابھر رہے تھے۔ لیکن اس کے پاؤں کے نیچے دبا ہوا خزانہ ایک دم غائب تھا۔ اس کو سنبھالنے اور گننے کا مشغلہ ختم ہو چکا تھا۔ اس غریب کی پیاس کی تسکین کا سامان باقی نہ رہا تھا۔ نئی آمدنی کا تصور اور مزہ سابقہ دولت کی بربادی کے بعد پھیکا پڑ گیا تھا۔
جب وہ اپنے کام پر بیٹھا ہوتا تو اکثر اوقات دھیمی آواز میں کراہتا رہتا۔ وہ بہت دکھی تھا۔ اس کی شامیں پھر سے تنہائیوں کی نظر ہو گئی تھیں۔ شام بھر جب وہ تن تنہا اس بے رونق آگ کے سامنے بیٹھا ہوتا تو اپنی کہنیاں اپنے گھٹنوں پر ٹکا لیتا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ لیتا اور مدھم آواز میں آہ و بکا میں ڈوب جاتا تا کہ کوئی اور اس کی آواز نہ سن پائے!!

## نئے سال کا انجانا سفر

یہ نئے سال کی پہلی شب تھی۔ اس سال ریوالو کی گلیاں برف سے ڈھکی پڑی تھیں۔ گاڈفرے کی پہلی بیوی مالی (MOLLY) اپنی بچی کو اپنے بازوؤں پر اٹھائے چلی جارہی تھی۔ اس رات کا سفر در اصل ایک انتقامی کاروائی تھی کیونکہ گاڈفرے نے مالی سے لاتعلقی کا ارادہ کر لیا تھا (تا کہ وہ نینسی کو اپنی بیوی بنا سکے)۔ نئے سال کی اس شب کو رئیس کیس کی لال حویلی میں ایک زبردست پارٹی ہونے والی تھی اور یہ بات اس عورت (مالی) کو معلوم تھی کہ اس کا خاوند (گاڈفرے) اس محفل نشاط میں موجود ہوگا۔ مالی نے تہیہ کر لیا کہ وہ وہاں جا کر گاڈفرے کی خوشیاں برباد کر دے گی۔ وہ اس خوبصورت پارٹی میں اپنے میلے کچیلے کپڑوں میں پہنچے گی اور رئیس کیس کے سامنے اس بات کا انکشاف کرے گی کہ وہ اس کے سب سے بڑے بیٹے (گاڈفرے) کی پہلی بیوی ہے اور اس کے ظلم کا نشانہ بن رہی ہے۔ (باقی آئندہ)

## نماز میں ذوق پیدا کرنے کی دعا

11۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-
"بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے۔ کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں ۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی ۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 323)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# اخبار مجالس

## قیادت ضلع فیصل آباد۔ ایک قابل تقلید مثال

○ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں اسیران کے لئے ۱۰۰ مٹکے خرید کر دیئے گئے۔

○ عید کے موقع پر قیدیوں کو گفٹ پیک دیئے گئے۔ جو مندرجہ ذیل اشیاء پر مشتمل تھے۔ ڈیڑھ کلو چینی، ڈیڑھ کلو گھی، ۲ کلو سوپ، دو عدد لائف بوائے، تیل سرسوں، چائے یہ کل ۵۰ پیکٹ تھے۔

○ ایک عدد ٹی وی ڈسٹرکٹ جیل میں نصب کرایا گیا۔

○ مارچ میں وقار عمل ہوا جس میں ۱۴ خدام شامل ہوئے۔

○ ۲۱ مارچ کو اجلاس ہوا۔ اس میں انصار اور خدام کے ماتحت دینی معلومات کا مقابلہ ہوا جو انصار نے جیت لیا۔

○ ضلع فیصل آباد نے ہر داعی الی اللہ کو نماز باترجمہ سکھانے کا انتظام کیا۔ ۲۰ مجالس کا انتخاب کر کے وہاں تربیتی کلاس کا انعقاد کیا۔

○ اپریل ۱۹۹۰ء ۷۵ مجالس کے دورے کئے۔ دعوت الی اللہ کا پیغام پہنچایا گیا۔

○ مجلس دارالفضل فیصل آباد نے ۱۳ حلقہ جات میں ماہانہ تربیتی اجلاس منعقد کئے۔ ایک جلسہ سیرت النبی بھی کیا گیا۔ جلسہ حضرت مسیح موعود ---- ۲۶ مارچ کو ہوا۔

### شعبہ تربیت

○ کامرہ مجلس نے ۲۶ مارچ کو جلسہ یوم حضرت مسیح موعود کا انعقاد کیا۔

○ ٹمیال وتھال نے مارچ میں جلسہ سیرت النبی منعقد کیا۔ کل ۴۵ احباب شریک ہوئے۔

○ خدام الاحمدیہ ربوہ نے ۹ مارچ تا ۱۸ مارچ عشرہ تربیت منایا۔ اس دوران ۲۷۰ خدام نے نفلی روزہ رکھا۔ ایک تربیتی اجلاس ہوا اس میں ۱۵۰۰ خدام شامل ہوئے۔ ۱۵ مجالس کی تربیتی کلاس بھی ہوئی۔ ایک تقریری مقابلہ "پانچ بنیادی اخلاق" کے عنوان پر ہوا جس میں ۴۰ خدام شامل ہوئے۔

○ مجلس وحدت کالونی لاہور نے سیرت النبی کا جلسہ کیا۔ ۶۳ مہمان بھی شامل ہوئے۔ ۲۵۳ احباب نے شرکت کی۔ مجلس سوال وجواب بھی ہوئی۔

○ ڈرگ روڈ کراچی نے ۱۹ اپریل کو تربیتی کلاس کا انتظام کیا۔

○ رسالپور کا سالانہ اجتماع ۲۵ مئی کو ہوا۔ جس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

○ مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کا مقامی اجتماع ۱۷ اور ۱۸ مئی کو ہوا۔ ۵۸ خدام واطفال شامل ہوئے۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

### تعلیم

○ ۱۳ اپریل کو ضلع ملتان کی شہر کی مجالس کے مابین دینی معلومات کا مقابلہ ہوا۔ گلگشت کی مجلس اول آئی۔ ایک اور موقع پر دینی معلومات کا مقابلہ ہوا جس میں حسین آگاہی کی مجلس نے یہ مقابلہ جیت لیا۔

### خدمت خلق

○ مجلس خدام الاحمدیہ اسٹیل ٹاؤن کے زیر اہتمام ۱۵ تا ۲۵ اپریل کو عشرہ خدمت خلق منایا گیا۔ چاند رات کو غرباء میں عید کے لئے آٹا سویاں اور راشن تقسیم کیا گیا۔ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ قیدیوں سے ملاقات کے ساتھ ساتھ پھل اور نئی اشیاء تقسیم کی گئیں۔

○ ضلع ملتان کی ۱۰۰ مجالس خدام الاحمدیہ نے ۱۶ اپریل تا ۱۳ اپریل ہفتہ خدمت خلق منایا گیا۔ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ فضل عمر ہسپتال میں ۱۰۰۰ روپے عطیات بھجوائے گئے۔ اس کے علاوہ ۴۴۰۰ روپے غرباء کی امداد پر خرچ کئے گئے۔

### متفرق

○ شاہدرہ ٹاؤن کی مجلس میں ایک اجلاس عام اور ایک اجلاس عاملہ منعقد ہوا۔

# سپورٹس راؤنڈ اپ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## کرکٹ

ادھر نیوزی لینڈ کی ٹیم انگلینڈ کے دورے میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ 23 مئی کو ہیڈنگلے میں کھیلے گئے پہلے ایک روزہ میچ میں انگلینڈ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 55 اوورز میں چھ وکٹ کے نقصان پر 295 رنز بنائے۔ جس میں گراہم گوچ 55، لیمب نے 68 اور رابن اسمتھ نے شاندار 128 رنز بنائے۔ ان کے علاوہ سٹیورٹ نے 33 اور رسل نے 13 رنز بنائے۔ پرنگل 30 اور ڈیفریٹس ایک رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ ہیڈلی اور پرنگل کے حصہ میں دو دو وکٹیں آئیں۔ نیوزی لینڈ نے 296 رنز کا مشکل ہدف مارک گریٹ بیچ کی شاندار سینچری کی بدولت 55 ویں اوورز کی پانچویں گیند پر پورا کرلیا۔ ون ڈے میں رنز کے تعاقب یہ نیوزی لینڈ کا عالمی ریکارڈ ہے۔ جب کہ اس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے نیوزی لینڈ کی چھ کھلاڑی اپنی وکٹیں گنوا چکے تھے۔ نمایاں سکور کرنے والوں میں مارک گریٹ 102 ناٹ آؤٹ، جان رائٹ 52، جونز 51 اور مارٹن کرو 46 شامل ہیں۔ انگلینڈ کی طرف سے سب سے کامیاب باؤلر لوئس تھے۔ جنہوں نے 54 رنز دے کر تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ گوچ نے دو اور سمال نے ایک وکٹ حاصل کی۔

25 مئی کو اوول میں کھیلے گئے دوسرے میچ میں انگلستان نے ٹاس جیت کر نیوزی لینڈ کو پہلے کھیلنے کی دعوت دی۔ اس دفعہ نیوزی لینڈ کو شروع میں ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جب اس کے ابتدائی کھلاڑی جلد آؤٹ ہوگئے۔ اس مرحلے پر گریٹ بیچ نے ایک اور یادگار اننگز کھیلی اور اپنی مسلسل دوسری سینچری بنائی وہ 111 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ دوسرے کھلاڑیوں میں مارٹن کرو نے 7، جان رائٹ اور جونز نے پندرہ پندرہ، سمتھ 25 اور چرمیٹ 24 رنز کے ساتھ نمایاں رہے۔ 55 اوورز میں نیوزی لینڈ چھ وکٹ پر 212 رنز بنا سکا۔ انگلینڈ کی طرف سے میلکم نے 19 رنز کے عوض دو وکٹ لئے۔

جواب میں انگلستان کا آغاز اچھا نہ تھا۔ 39 رنز پر تین کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔ بعد میں سٹیورٹ اور گوچ نے ٹیم کو سنبھالا۔ گوچ نے 109 رنز بنائے۔ انگلینڈ نے یہ میچ 6 وکٹ سے جیت لیا۔ اس طرح انگلستان نے ٹرافی بہتر رن ریٹ پر جیت لی۔

نیوزی لینڈ کی ٹیم فسٹ کلاس میچوں میں بھی بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز دلچسپ رہے گی۔ ون ڈے سیریز میں کامیاب کھلاڑی نیوزی لینڈ کے گریٹ بیچ رہے جنہوں نے دو سینچریاں بنائیں۔

## ہم کسی سے کم نہیں

گزشتہ دنوں برطانوی خواتین نے کشتی رانی کا ایک مقابلہ جیتا۔ یہ مقابلہ بہت سخت تھا۔ اپنی کشتی میں بیٹھ کر سمندر سمندر دنیا کے گرد چکر لگانے کا یہ مقابلہ جان جوکھوں میں ڈالنے کے برابر ہے۔ لیکن انگلینڈ کی 12 رکنی خواتین کی ٹیم نے اپنی کپتان کیتھی ایڈوڈ کی قیادت میں اپنی 60 فیٹ لمبی کشتی میں یہ مقابلہ جیتا اور یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کی سات ٹیموں کو مات دی۔ برطانیہ کو اس کشتی رانی کا مقابلہ جیتنے کا اعزاز پہلی مرتبہ حاصل ہوا ہے۔

## البانیہ کی فٹ بال کی ٹیم چوری کرتے پکڑی گئی

البانیہ کی قومی فٹ بال ٹیم نے پچھلے دنوں زبردست شہرت حاصل کی۔ لیکن زیادہ گول کرنے کی بنیاد پر نہیں بلکہ تمام کے تمام کھلاڑیوں کی طرف سے اجتماعی چوری کرنے کی وجہ سے اور چوری بھی کسی چھوٹی جگہ پر نہیں بلکہ لندن ائیرپورٹ کی ڈیوٹی فری شاپس پر کی گئی۔ شائید یہ سمجھ کر کہ ڈیوٹی ہی فری نہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah



مال بھی فری ہے۔ یہ 28 مئی 1990ء کا واقعہ ہے جب کہ انگلینڈ میں اس دن تعطیل تھی۔ یہ ٹیم اٹلی میں نہ ہوتے ہوئے بھی ان دنوں سرخیوں کا موضوع بنی۔ البانیہ کی 21 سال سے کم عمر کے کھلاڑیوں پر مشتمل فٹ بال ٹیم آئس لینڈ کے خلاف اپنا میچ کھیلنے کے لئے جارہی تھی۔ ان کا جہاز کچھ دیر کے لئے لندن رکا اور دوسرے مسافروں کی طرح کھلاڑیوں کو بھی اجازت ملی کہ جہاز سے نکل کر تھوڑا سا آرام کرلیں یا سیر کرلیں اور اگر چاہیں تو ائرپورٹ کی ڈیوٹی فری شاپس سے کچھ چیزیں خرید لیں۔ دوکانداروں نے جلد ہی محسوس کیا کہ کھلاڑیوں کے اندر آنے سے پہلے ان کی دکانیں جو مال سے بھری ہوئی تھیں ان کے باہر جاتے ہی خالی نظر آرہی ہیں اور قریب قریب ہر ڈیوٹی فری پر یہی ہوا اور طرفہ یہ کہ نہ صرف چیزیں غائب بلکہ بکری بھی غائب۔ معاملہ پولیس تک پہنچا تو پتہ چلا کہ تقریباً پوری کی پوری ٹیم دوکانداروں کی نظر بچا کر شلفز میں رکھی ہوئی اشیاء اپنی کوٹوں کی جیبوں میں بھرنے میں مصروف رہی۔ پولیس ان پر فرد جرم عائد کرنی چاہی تو پتہ چلا کہ زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم والا مقابلہ ہے۔ یعنی کھلاڑیوں کو انگریزی سمجھ نہیں آتی اور چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے پولیس کو لاکھ کوشش کے باوجود کوئی البانوی زبان کا مترجم نہ ملا۔ لیکن مسئلہ اہم تھا لہذا لندن کے مشرقی یورپ کی زبانوں کے علوم کے کالج سے رابطہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ باقی تو زبانیں ہیں صرف البانوی ہی نہیں۔ چاروناچار پولیس کو کھلاڑیوں کو بغیر مقدمہ چلائے جانے دینا پڑا۔ البتہ اشاروں کی زبان اور انگریزی اور البانوی جملوں کی ایک کافی بڑی خوراک کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ کھلاڑیوں نے ڈیوٹی فری کی دکانوں پر ڈیوٹی کا لفظ سمجھا ہی نہیں اور فری کا مطلب خوب سمجھا۔۔۔

ہم دیکھو ان کو کیا سمجھے تھے اور وہ ہم کو کیا سمجھے

(ترتیب۔ وسیم احمد سروعہ)

مجیب خالد اینڈ کمپنی

ڈنڈی کٹ سُرخ مرچ کے اسپیشلسٹ برائے سپلائی

تمام ملکی وغیر ملکی حضرات متوجہ ہوں

مجیب اللہ خاں۔ مرچ منڈی۔ کنری ضلع تھرپارکر۔ سندھ

رابطہ فون ۴۹/۸۰

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# انعامی مقابلہ معلومات نمبر ۲

1۔ تاریخ اسلام میں سب سے پہلے مسلمان شہید کا نام لکھیں؟

2۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط قیصر و کسریٰ کے ہاں کون کون سے صحابی لے کر گئے؟

3۔ حال ہی میں سگریٹ نہ پینے کا عالمی دن منایا گیا کس تاریخ کو؟

4۔ "نیٹو" اور "وارسا پیکٹ" سے کیا مراد ہے؟

5۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حج کس سن میں کیا؟

6۔ رسالہ خالد کا سب سے پہلا شمارہ کس سن کو اور کس مہینہ میں نکلا اس کے پہلے ایڈیٹر کون تھے؟

7۔ فٹ بال کے ورلڈ کپ میں سب سے پہلا گول کس ملک نے کس کے خلاف کیا اور سب سے پہلے میچ کا نتیجہ کیا نکلا؟

8۔ متحدہ عرب امارات میں کتنی اور کون سی ریاستیں شامل ہیں؟

9۔ پاکستان میں پہلا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کب پیدا ہوا؟

10۔ یمن کے موجودہ دارالحکومت کا نام لکھیں؟

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں ہر خادم شامل ہو سکتا ہے۔

○ صحیح حل بھیجنے کی آخری تاریخ 30 جولائی ہے۔

○ درست حل بھیجنے والوں میں سے اول، دوم، سوم کو انعام دیا جائے گا۔

مدیر خالد

دارالصدر جنوبی

ایوان محمود ربوہ

پوسٹ کوڈ نمبر 35460

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# دنیا کا سب سے مشہور قیدی نیلسن منڈیلا

نیلسن منڈیلا نسل پرستی کے خلاف جدوجہد کرنے والی ایک قدآور شخصیت کا نام ہے۔ جسے اس وقت افسانوی شہرت حاصل ہے۔ جنوبی افریقہ کے اس سیاہ فام راہنما نے اپنی زندگی سیاہ فام لوگوں کے حقوق کے لئے وقف کردی ہے۔ اور وہ سفید فاموں کے مظالم کے سامنے چٹان بن کر کھڑا ہے۔

11 فروری 1990ء جنوبی افریقہ کے لئے ایک تاریخ ساز دن تھا۔ جب اس عظیم راہنما کو 27 سالہ اسیری کے بعد رہا کردیا گیا۔ اس سیاہ فام شخص کے حوصلوں کو تسخیر کرتے کرتے سفید فام نسل پرست انتظامیہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ متعدد بار مشروط رہائی کی پیشکشیں کیں۔ طرح طرح کی اذیتیں دیں لیکن آہنی عزم کے مالک اس راہنما نے اپنی آزادی پر قوم کی آزادی کو ترجیح دی۔

جنوبی افریقہ میں سفید فاموں نے جو اپنے تئیں "تہذیب یافتہ" خیال کرتے ہیں، ظالمانہ اور جاہلانہ قوانین نافذ کر رکھے ہیں۔ مثلاً یہ کہ سیاہ فاموں کو ووٹ دینے کا حق نہیں ہے۔ وہاں اکثر سکول، اسپتال، بازار، سینما گھر، پارک بسیں، اور ریل گاڑیاں سفید فاموں کے لئے مخصوص ہیں۔ اور ان میں سیاہ فاموں کا داخلہ ممنوع ہے۔ ایک قانون جسے "لینڈ ایکٹ" کا نام دیا گیا ہے، کے تحت، ملک کی 87 فی صد زمین کے حقدار سفید فام ہیں۔ یاد رہے کہ جنوبی افریقہ میں سفید فام صرف 14 فی صد ہیں اور اکثریت سیاہ فاموں کی ہے۔ اسی نوعیت کے کئی اور قوانین بھی ہیں جن سے انسانی حقوق کی پامالی ہوتی ہے۔

نیلسن منڈیلا نے جنوبی افریقہ کے شہر ٹران سکائی میں 18 جولائی 1918ء کو ایک سردار گھرانے میں ولادت پائی۔ یوں قائدانہ صلاحیتیں ورثے میں ملیں۔ نیلسن منڈیلا نے ان صلاحیتوں کو ضائع نہیں ہونے دیا۔ بلکہ ان کے بھرپور استعمال کے لئے جدوجہد کے پرخطر راستے کو اختیار کیا۔

انہیں حصول تعلیم کے لئے ایک کالج میں داخلہ دلایا گیا۔ لیکن ابتدائی برسوں ہی میں طلباء کا بائیکاٹ منظم کرنے کے الزام میں کالج سے نکال دیا گیا۔ 1952ء میں قانون کی پریکٹس شروع کی اور متعدد سیاہ فاموں کو ان کے حقوق دلائے۔ اس کے علاوہ ہڑتالوں اور بائیکاٹ وغیرہ پر کامیابی سے عمل کرا کے اپنی پرامن جدوجہد جاری رکھی۔ لیکن انہیں اپنی پرامن جدوجہد اس وقت ترک کرنا پڑی جب جون 1960ء میں شارپ ویل ٹاؤن میں نسل پرست پولیس نے پرامن مظاہرے پر وحشیانہ فائرنگ کرکے 69 مظاہرین کو ہلاک کر دیا۔ یہ وہ محرک تھا جس نے نیلسن اور ان کے ساتھیوں کو پرتشدد راستہ اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اور نیلسن منڈیلا نے بھیس بدل کر زیر زمین سرگرمیوں کی قیادت شروع کی۔ جس کے نتیجے میں نسل پرست انتظامیہ کی مختلف تنصیبات اور دفاتر وغیرہ پر منظم حملے ہونے لگے۔ لیکن 5 اگست 1962ء کو نیلسن منڈیلا کو اس وقت گرفتار کرلیا گیا جب وہ ایک سفید فام کے ڈرائیور کے بھیس میں کہیں جارہے تھے۔

جون 1964ء میں ایک مقدمے میں انہیں "تاحیات قید" کی سزا سنا کر روبن آئی لینڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ جو بد ترین جیلوں میں شمار کی جاتی ہے۔ قید کے دوران ان سے سخت مشقت لی گئی۔ ابتدائی دس سالوں میں چٹانیں توڑنے اور پتھر ڈھونے کا کام بھی لیا گیا۔ بیس سال انہیں یہیں رکھا گیا۔ لیکن نیلسن منڈیلا کے حوصلوں اور ارادوں میں کوئی کمی نہ آئی۔ اور وہ کمال مستقل مزاجی سے اپنے موقف پر قائم رہے۔

اس کے بعد انہیں عالمی دباؤ کے نتیجے میں کیپ ٹاؤن کے قریب انگور کے باغات سے گھری وکٹر ویسٹر فارم جیل کے تین بیڈ رومز پر مشتمل ایک مکان میں منتقل کر دیا گیا۔ یہاں بھی مشروط رہائی کی ہر پیشکش کو ٹھکرا کر، اپنے وقت کے اس منفرد اسیر نے جابر حکمرانوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

بالآخر 11 فروری کو ربع صدی سے زائد عرصہ تک قید رہنے کے بعد دنیا کے اس سب سے مشہور قیدی نے رہائی پائی۔ جنوبی افریقہ کے سیاہ فاموں نے خوشی اور حیرت کے ملے جلے جذبات میں اس رہائی کا جشن منایا۔ نیلسن منڈیلا کی مستقل مزاجی نے جنوبی افریقہ کے سیاہ فام لوگوں کو ایسا جذبہ عطا کر دیا ہے کہ

بقیہ ------ 28

Digitized By Khilafat Library Rabwah



# چھوٹا قد کورس DWARFISHNESS COURSE

قیمت کورس تین ۳ ماہ -/۱۰۰ روپے

چھوٹے قد کا علاج جتنی چھوٹی عمر میں کیا جائے اتنا ہی مؤثر ہے تاہم یہ کورس بفضلہ تعالیٰ لڑکوں میں ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال کی عمر تک (مختلف افراد میں مختلف حد تک) مؤثر ہے۔ بعض کیسز میں اس عمر کے بعد بھی قد بڑھنے کا امکان ہوتا ہے۔

کورس مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا پھر بمع -/۲۰ روپے ڈاک و پیکنگ اخراجات کُل مبلغ -/۱۲۰ روپے منی آرڈر کر کے براہِ راست ہم سے منگوائیں۔

نوٹ:۔ اشتہار رسالہ خالد کے حوالہ سے منگوانے پر ڈاک و پیکنگ کا خرچ بذمّہ کمپنی

## سٹاکسٹس:۔

کراچی: مشتاق احمد ندیم صاحب ۲۱۴ گرین سنٹر ڈانڈیا بازار بالمقابل سٹی کورٹس۔
صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر۔

لاہور: شیراز میڈیکل اینڈ ہومیوپیتھک سٹور نکلسن روڈ بوہڑ والا چوک نزد ریلوے سٹیشن۔
کیوریٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔

فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔

راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز بوہڑ بازار۔

ملتان: ڈاکٹر الطاف حسین صاحب الطاف میڈیکل ہال صدر بازار۔

حیدر آباد: رؤف ٹریڈنگ کمپنی ایڈوانی گٹی حیدر آباد۔

سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔

گوجرانوالہ: کیوریٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبان پورہ۔

پشاور: مسعود کیوریٹو سنٹر غوثیہ مارکیٹ کریم پورہ بازار۔

مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نزد گولڈن سینما۔

کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر محمد منیر ہومیو ڈیلرز گلستان روڈ۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ فون: ۶۰۷-۶۰۶-۲۷۱

MONTHLY **KHALID** RABWAH
Regd. No: L 5830 JULY 1990
Digitized By Khilafat Library Rabwah

UN MATCHABLE EXPERTISE IN

# SCREEN PRINTING

- GIVE AWAY ITEMS
- NAME PLATES
- MONOGRAMS
- PANEL PLATES
- STICKERS
- RADIO, TV. & CLOCK DIALS

LATEST TECHNIQUE

COLOUR & HALFTONE PRINTING ON ALUMINIUM METAL & PLASTIC ETC.

اعلیٰ فنی مہارت • جدید جاپانی مشینیں • تربیت یافتہ عملے کی زیرِ نگرانی

مونوگرام • واشنگ مشین پینل پلیٹس • سٹکرز • ریڈیو • ٹی وی • کلاک ڈائلز

معیار اور قیمت کے لیے ہم پر اعتماد کیجئے۔

اور ہر قسم کی نیم پلیٹیں بنانے کے ماہر

خ K

سکرین پرنٹنگ کی دُنیا میں منفرد نام

خان نیم پلیٹس

ہاؤس نمبر ۵ بلاک نمبر ۱۴ سیکٹر بی۔ ون کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 844862 842862